ماہنامہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا أَنصَارَ اللّٰهِ (الصّف:۱۵)

انصار اللہ

قادیان

مجلس انصار اللہ بھارت کا ترجمان

WE ARE THE HELPERS OF ALLAH

MAJLIS ANSARULLAH BHARAT

نَحْنُ أَنصَارُ اللّٰهِ

وفاء خلافت

تربیت اولاد

نصرت دین

مارچ/2021ء

مؤرخہ 15 فروری 2021ء کو حیدر آباد میں منعقدہ ریفریشر کورس کے موقع پر
مکرم تنویر احمد صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ بھارت برائے جنوبی مغربی ہند
عہد دہراتے ہوئے، جبکہ مکرم مولانا محمد کلیم خان صاحب مبلغ انچارج حیدر آباد،
ناظمین اضلاع وزعماء کرام اسٹیج پر کھڑے عہد دہراتے ہوئے دیکھے جاسکتے ہیں

مؤرخہ 31 جنوری 2021ء کو مجلس انصار اللہ کولکتہ کی طرف سے منعقدہ تربیتی اجلاس
میں تقریر کرتے ہوئے مکرم زعیم صاحب انصار اللہ، مکرم مولانا مقصود احمد بھٹی
صاحب مینیجر رسالہ انصار اللہ قادیان، مکرم تنویر احمد صاحب امیر مقامی،
مکرم مبشر احمد منیر صاحب مربی سلسلہ شعبہ نور الاسلام اسٹیج پر دیکھے جاسکتے ہیں

مجلس انصار اللہ کیرنگ کی طرف سے منعقدہ خصوصی اجلاس مراسلاتی کورس قرآن کریم
کے موقع پر مکرم امیر صاحب ضلع خوردہ، نیا گڑھ، مکرم افتخار الدین صاحب مبلغ انچارج ضلع،
مکرم ناظم صاحب ضلع اور مکرم زعیم صاحب اعلیٰ کیرنگ دیکھے جاسکتے ہیں

مؤرخہ 26 جنوری 2021ء کو ایک سرکاری اسکول سیتا پھل منڈی، سکندر آباد کے
طلباء میں نوٹ بکس اور پھل تقسیم کرتے ہوئے مکرم خالد احمد الہ دین صاحب
قائد ایثار وخدمت خلق مجلس انصار اللہ بھارت، مکرم شمیم احمد صاحب زعیم
اس موقع پر موجود دیگر اراکین انصار اللہ سکندر آباد بھی دیکھے جاسکتے ہیں

مؤرخہ 15 فروری 2021ء کو مسجد الحمد سعید آباد، حیدر آباد میں منعقدہ
ریفریشر کورس مجلس انصار اللہ صوبہ تلنگانہ کے بعد لی گئی ایک گروپ تصویر

مجلس انصار اللہ کیرنگ (ضلع خوردہ و نیا گڑھ، صوبہ اڈیشہ)
کی طرف سے منعقدہ خصوصی اجلاس مراسلاتی کورس قرآن کریم
کے موقع پر حاضر اراکین انصار اللہ کا ایک منظر

مؤرخہ 26 جنوری 2021ء کو مجلس انصار اللہ کرونا گا پلی
ضلع کولم، صوبہ کیرالہ کی طرف سے منعقدہ وقار عمل کا ایک منظر

مؤرخہ 20 فروری 2021ء کو یوم مصلح موعودؓ کے موقع پر نور ہسپتال قادیان میں
مریضوں میں پھل تقسیم کرتے ہوئے مکرم مامون الرشید تبریز صاحب زعیم اعلیٰ مجلس
انصار اللہ اس موقع پر دیگر ممبران مجلس عاملہ و سٹاف نور ہسپتال بھی دیکھے جا سکتے ہیں

مؤرخہ 26 جنوری 2021ء کو نوٹ بکس اور پھل تقسیم کرنے کیلئے تیاری کرتے ہوئے
مکرم خالد احمد الہ دین صاحب قائد ایثار و خدمت خلق مجلس انصار اللہ بھارت،
مکرم شمیم احمد صاحب زعیم و اراکین انصار اللہ سکندر آباد

مؤرخہ 26 جنوری 2021ء کو مدر تھریسا آشرم سکندر آباد میں پھل تقسیم کرتے ہوئے
مکرم خالد احمد الہ دین صاحب قائد ایثار و خدمت خلق مجلس انصار اللہ بھارت،
مکرم شمیم احمد صاحب زعیم و اراکین انصار اللہ سکندر آباد بھی دیکھے جا سکتے ہیں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰہِ (الصّف:۱۵) رَبِّ انۡفُخۡ رُوۡحَ بَرَکَۃٍ فِیۡ کَلَامِیۡ ھٰذَا وَاجۡعَلۡ اَفۡئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَہۡوِیۡۤ اِلَیۡہِ (فتح اسلام)

أَشۡهَدُ أَنۡ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ وَأَشۡهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ

مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اسلام احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت اور نظام خلافت کی حفاظت کیلئے اِنۡ شَآءَ اللّٰہ تعالیٰ آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا اور اس کیلئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کیلئے ہمیشہ تیار رہوں گا نیز میں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔ (اِنۡ شَآءَ اللّٰہ تعالیٰ)

مجلس اَنصارُ اللّٰہ سلسلہ عالیہ احمدیہ بھارت کا ترجمان

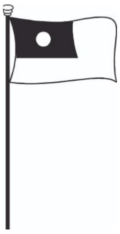

ماہنامہ انصار اللہ قادیان

جلد:19   امان 1400 ہجری شمسی ۔ مارچ/2021ء   شمارہ:3

فہرست مضامین

اداریہ	2
درس القرآن و درس الحدیث	3
ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	4
گزارشات از صدر مجلس انصار اللہ بھارت	5
خلاصہ جات خطبات جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	6
تعارف کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، روحانی خزائن جلد چہاردہم (14)	11
اعلان نتیجہ انعامی مقالہ نویسی نظارت تعلیم قادیان	13
نماز فجر اور انٹرنیٹ	14
قادیان کے درویش صحابہ کرام کے متعلق میری یادیں	15
سیرت حضرت اقدس مسیح موعودؑ غیر مسلموں سے حسن سلوک کے آئینہ میں	22
100 سال قبل مارچ 1921ء	23
مکتوب مبارک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	26
مکرم مولانا محمد نجیب خان صاحب قائد تبلیغ مجلس انصار اللہ بھارت کا ذکر خیر	27
اخبار مجالس	28

:نگران

عطاء المجیب لون
صدر مجلس انصار اللہ بھارت

مدیر

حافظ سید رسول نیاز
فون:98763 32272

نائب مدیر

محمد عارف ربّانی
فون:60062 37424

مجلس اِدارت

شیخ مجاہد احمد شاستری، ایچ شمس الدین، سید طفیل احمد شہباز، جاوید احمد لون، تسنیم احمد بٹ، سید اعجاز احمد آفتاب

مینیجر

مقصود احمد بھٹی
فون:84272 63701

مطبع

فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان

پروپرائٹر

مجلس انصار اللہ بھارت

مقام اشاعت

ایوان انصار قادیان، گورداسپور، پنجاب
فون:01872-220186
ای میل:ansarullah@qadian.in

بدل اشتراک سالانہ

سالانہ 210 روپے، فی پرچہ 20 روپے
بیرون ملک سالانہ 50 یو ایس ڈالر

ٹائٹل ڈیزائن: آر۔ محمود احمد عبد اللہ

شعیب احمد ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر انصار اللہ بھارت قادیان سے شائع کیا : پروپرائٹر مجلس انصار اللہ بھارت

اداریہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حضرت مسیح موعودؑ کا عشق قرآن

ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے عین مطابق عصر حاضر میں اسلام کا صرف نام باقی رہ گیا تھا اور قرآنِ کریم کی صرف تحریر رہ گئی تھی۔قرآن کریم کی پیشگوئی کے مطابق امتِ محمدیہ نے قرآن کریم کو متروک کر چھوڑا تھا۔قرآن کریم کے خوبصورت نسخوں کو رنگ برنگے غلافوں میں لپیٹ کر طاقچوں میں رکھا جانے لگا تھا۔الغرض قرآن کریم کے معانی پر غور اور عمل کا فقدان صاف نظر آرہا تھا۔ایسے دور میں اللہ تعالیٰ اُس مسیح ومہدی کو مبعوث فرمایا جس کے ذریعہ ایمان ثریا سے دوبارہ واپس لایا جانا مقدر تھا۔امام الزماں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ابتداء ہی سے قرآن کریم کو توجہ سے پڑھتے تھے اور اس کے معانی ومطالب پر غور کرتے ہوئے اُس پر کماحقہ عمل کیا کرتے تھے۔قرآن مجید کو نہایت انہماک سے پڑھنے کے سلسلہ میں مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب لکھتے ہیں:

”آپؑ کا ایک قرآن شریف مولانا محمد علی صاحب کے پاس بھی ہے جسے آپ نے سترہ سال پڑھا تھا۔پڑھ پڑھ کر اس کے ورق تک گھسا دیئے ہیں۔اس کے حاشیہ پر اپنی قلم سے اوامر ونواہی کے نمبر بھی دیئے ہیں۔“

(مجدد اعظم جلد دوم صفحہ 1381، شائع کردہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور)

بغیر قرآن کے معرفت ممکن نہیں:

حضرت مسیح موعودؑ اپنا ذاتی تجربہ یوں بیان فرماتے ہیں:

”یقیناً یہ سمجھو کہ جس طرح یہ ممکن نہیں کہ ہم بغیر آنکھوں کے دیکھ سکیں یا بغیر کانوں کے سن سکیں یا بغیر زبان کے بول سکیں اسی طرح یہ بھی ممکن نہیں کہ بغیر قرآن کے اس پیارے محبوب کا منہ دیکھ سکیں۔مَیں جوان تھا اب بوڑھا ہوا مگر مَیں نے کوئی نہ پایا جس نے بغیر اس پاک چشمہ کے اس کھلی کھلی معرفت کا پیالہ پیا ہو۔“ (اسلامی اصول کی فلاسفی، رخ جلد 10 صفحہ 442)

اور ایک مقام پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”مَیں جوان تھا اب بوڑھا ہو گیا اور اگر لوگ چاہیں تو گواہی دے سکتے ہیں کہ مَیں دنیاداری کے کاموں میں نہیں پڑا اور دینی شغل میں ہمیشہ میری دلچسپی رہی۔مَیں نے اس کلام کو جس کا نام قرآن ہے نہایت درجہ تک پاک اور روحانی حکمت سے بھرا ہوا پایا۔نہ وہ کسی انسان کو خدا بناتا اور نہ روحوں اور جسموں کو اس کی پیدائش سے باہر رکھ کر اس کی مذمت اور نندیا کرتا۔اور وہ برکت جس کے لئے مذہب قبول کیا جاتا ہے اس کو یہ کلام آخر انسان کے دل پر وارد کر دیتا ہے اور خدا کے فضل کا اس کو مالک بنا دیتا ہے۔پس کیونکر ہم روشنی پا کر پھر تاریکی میں آویں۔اور آنکھیں پا کر پھر اندھے بن جاویں۔“ (سناتن دھرم، رخ جلد 19 صفحہ 474)

مَیں قرآن شریف کا ایک خادم ہوں:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”مَیں قرآن شریف کا ایک خادم ہوں اور یہ وحی جو مجھ پر اترتی ہے یہ قرآن شریف کی سچائی کا ایک روشن ثبوت ہے۔“

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 74، ایڈیشن 1988ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشقِ قرآن کریم کا اندازہ اس مندرجہ ذیل شعر سے ہم لگا سکتے ہیں۔آپؑ فرماتے ہیں۔

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ میرا یہی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”اللہ تعالیٰ کا ہم پر یہ بھی احسان ہے کہ اس نے ہمیں اس زمانے میں پیدا کیا اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی توفیق بھی عطا فرمائی اور یہ توفیق دے کر آپ کے ذریعہ سے قرآن کریم کی اہمیت و معرفت جاننے کے سامان بھی مہیا فرمائے۔قرآن کریم کے علوم و معرفت کے خزانے آپ نے ہمارے سامنے پیش فرمائے۔اس کا صحیح ادراک تو آپ کی کتب پڑھنے سے ہوتا ہے اور ہو سکتا ہے۔“

(خطبہ جمعہ 11/جولائی 2014ء)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق دے۔آمین

حافظ سید رسول نیاز

القرآن الکریم

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ ۗ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ○ وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ○

(سورۃ الجمعۃ: آیات 2 تا 3)

ترجمہ: وہی ہے جس نے اُمّی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا۔ وہ اُن پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔ اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی (اسے مبعوث کیا ہے) جو ابھی اُن سے نہیں ملے۔ وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

حدیث النّبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَیُوْشِکَنَّ اَنْ یَّنْزِلَ فِیْکُمُ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا عَدْلًا فَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعُ الْحَرْبَ وَیُفِیْضُ الْمَالَ حَتّٰی لَایَقْبَلَهٗ اَحَدٌ حَتّٰی تَکُوْنُ السَّجْدَةُ خَیْرًا مِنَ الدُّنْیَا وَمَافِیْهَا۔

(بخاری۔ کتاب الانبیاء باب نزول عیسیٰ ابن مریم)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے عنقریب تم میں ابن مریم نازل ہوگا جو صحیح فیصلہ کرنے والا، عدل سے کام لینے والا ہوگا۔ وہ صلیب کو توڑیگا، خنزیر کو قتل کریگا۔ لڑائی کو ختم کریگا۔ وہ اس قدر مال لٹائیگا، کہ کوئی اُس کو قبول نہ کرے گا۔ ایسے وقت میں ایک سجدہ دنیا ومافیھا سے بہتر ہوگا۔ یعنی مادیت کے فروغ کا زمانہ ہوگا۔

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

صداقتِ مہدی کے دلائل

’’مجھے ان لوگوں (مخالفین۔ناقل) کی حالت پر رحم اور افسوس آتا ہے کہ یہ کیوں غور نہیں کرتے اور منہاجِ نبوت پر اس سلسلے کی سچائی کو نہیں سمجھتے۔ وہ دیکھتے کہ اس قدر نصرتیں اور تائیدیں جو اللہ تعالیٰ کر رہا ہے کیا یہ کسی مفتری اور کذّاب کو بھی مل سکتی ہیں؟ ہرگز نہیں۔ کوئی شخص نصرتِ الٰہی کے بغیر اس قدر دعویٰ کب کر سکتا ہے۔ کیا وہ تھکتا نہیں؟ اور پھر اللہ تعالیٰ مفتری کے لیے اس قدر غیرت نہیں دکھاتا کہ اسے ہلاک کرے؟ بلکہ اس کو مہلت دیتا جاتا ہے اور نہ صرف مہلت بلکہ اُس کی پیشگوئیوں کو بھی سچا کر دیتا ہے اور دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں جو اس کی مخالفت کرتے ہیں اسی کی تائید کرتا ہے اور اسی کو فتح دیتا ہے۔ انسانی حکومت کے مقابلہ میں اگر کوئی شخص افتراء کرتا ہے اور جھوٹی حالت بنا کر کہے کہ میں عہدیدار ہوں تو وہ پکڑا جاتا ہے اور اس کو سخت سزا دی جاتی ہے لیکن کیا تعجب کی بات نہیں کہ ایک مفتری اللہ تعالیٰ پر افتراء کرتا جاوے تو پھر نشان بھی دکھاتا جاوے اور اسے کوئی نہ پکڑے۔ براہینِ احمدیہ کی اشاعت کو بیس برس کے قریب ہوئے۔ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ گاؤں میں بھی ہم کو کوئی شناخت نہیں کرتا تھا۔ گاؤں والے موجود ہیں۔ خود مولوی محمد حسین جس نے اس کتاب پر ریویو لکھا زندہ موجود ہے اُس سے پوچھو کہ اس وقت کیا حال تھا۔ ایسے وقت خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ فوج درفوج لوگ تیرے پاس آئیں گے۔ یَأْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ دُور دراز سے تیرے پاس لوگ آئیں گے اور تحائف آئیں گے۔ پھر یہ بھی کہا کہ لوگوں سے تھکنا مت۔ اب کوئی سوچے اور دیکھے کہ خدا تعالیٰ کے یہ وعدے کس طرح پورے ہوئے۔ ان فہرستوں کو گورنمنٹ کے پاس دیکھ لے جو آنے والے مہمانوں کی مرتب ہو کر ہفتہ وار جاتی ہیں۔ اور ڈاک خانہ اور ریل کے رجسٹروں کی پڑتال کرے جس سے پتہ لگے گا کہ کہاں کہاں سے تحائف اور روپیہ آ رہا ہے اور قادیان میں بیٹھ کر دیکھیں کہ کس قدر ہجوم اور انبوہ مخلوق کا ہوتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی طرف سے بشارت اور قوت نہ ملے تو انسان تھک جاوے اور ملاقاتوں سے گھبرا اُٹھے۔ اُس نے یہ الہام کیا کہ گھبرانا نہ۔ ویسے ہی قوت بھی عطا کی۔ کہ گھبراہٹ ہوتی ہی نہیں اور ایسا ہی انگریزی، اُردو، عربی، عبرانی میں بہت سے الہامات ہوئے جو اُس وقت سے چھپے ہوئے موجود ہیں اور پورے ہو رہے ہیں۔ اب خدا ترس دل لے کر میرے معاملہ پر غور کرتے تو ایک نور ان کی رہبری کرتا اور خدا کی رُوح ان پر سکینت اور اطمینان کی راہیں کھول دیتی۔ وہ دیکھتے کہ کیا یہ انسانی طاقت کے اندر ہے جو اس قسم کی پیشگوئی کرے؟ انسان کو اپنی زندگی کے ایک دم کا بھروسہ نہیں ہو سکتا تو یہ کس طرح کہہ سکتا ہے کہ تیرے پاس دُور دراز سے مخلوق آئے گی اور ایسے زمانے میں خبر دیتا ہے جبکہ وہ محجوب ہے اور اس کو کوئی اپنے گاؤں میں بھی شناخت نہیں کرتا۔ پھر وہ پیشگوئی پوری ہوتی ہے۔ اس کی مخالفت میں ناخنوں تک زور لگایا جاتا ہے اور اس کے تباہ کرنے اور معدوم کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی جاتی مگر اللہ تعالیٰ اس کو برومند کرتا اور ہر نئی مخالفت پر اس کو عظیم الشان ترقی بخشتا ہے۔ کیا یہ خدا کے کام ہیں یا انسانی منصوبوں کے نتیجے؟ اصل یہی ہے کہ یہ خدا تعالیٰ کے کام ہیں اور لوگوں کی نظروں میں عجیب۔ مولویوں نے مخالفت کے لیے جہلاء کو بھڑکایا اور عوام کو جوش دلایا، قتل کے فتوے دیئے، کُفر کے فتوے شائع کئے اور ہر طرح سے عام لوگوں کو مخالفت کے لئے آمادہ کیا مگر کیا ہوا؟ اللہ تعالیٰ کی نصرتیں اور تائیدیں اَور بھی زور کے ساتھ ہوئیں۔‘‘ ﴿ملفوظات جلد 5 صفحہ 18-21۔ایڈیشن 1984ء﴾

'چالیس برس جو رحم کے چار مہینے سے مشابہ ہے'

عام طور پر چالیس سال کی عمر کے بعد انسان کی صحت، سوچ اور زندگی کے حالات میں تبدیلیاں زیادہ ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔قرآن کریم کی تعلیمات سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان جب اپنی زندگی کی چالیسویں منزل پر پہنچتا ہے تو سنجیدہ ہو جاتا ہے اور پاک تبدیلی کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔کہا جاتا ہے کہ تمام انبیاء کرام میں سے کسی کو بھی چالیس سال کی عمر سے قبل نبوت نہیں ملی ہے۔اس عمر میں ہونے والی تبدیلیوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

''تجربہ صحیحہ دلالت کرتا ہے کہ جب انسان اپنی عمدہ زندگی کا نصف حصہ یعنی چالیس برس جو رحم کے چار مہینے سے مشابہ ہے طے کر لیتا ہے یا اس کے سر پر پہنچ جاتا ہے تب اگر اس کے خمیر میں سچائی کی روح ہوتی ہے تو وہ روح اس خاص وقت پر آ کر اپنے نمایاں آثار دکھاتی ہے اور حرکت کرنا شروع کر دیتی ہے۔

....پھر جب چالیس برس تک پہنچتا ہے تو جوانی کے پر و بال کچھ کچھ گرنے شروع ہو جاتے ہیں۔اب خود ہی ان بہت سی خطاؤں پر نادم ہوتا ہے جن پر نصیحت کرنے والے سر پیٹ کر رہ گئے تھے۔اور خود بخود نفس کے جوش کم ہوتے چلے جاتے ہیں کیونکہ جسمانی حالت کی رو سے انحطاط عمر کا زمانہ بھی شروع ہو جاتا ہے وہ خون شر انگیز اب کہاں پیدا ہوتا ہے جو پہلے پیدا ہوتا تھا وہ اعضاء کی طاقت اور جوانی کی مستانہ نشاط کہاں باقی رہتی ہے جو پہلے تھی۔اب تو تنزل اور گھاٹے کا زمانہ آتا جاتا ہے اور اس پر متواتر ان بزرگوں کی موتیں دیکھنی پڑتی ہیں جو اپنی عمر سے بہت زیادہ تھے بلکہ بعض وقت قضا و قدر سے چھوٹوں کی موتیں بھی کمروں کو توڑتی ہیں اور غالباً اس زمانہ میں والدین بھی قبروں میں جا لیٹتے ہیں اور دنیا کی ناپائیداری کے بہت سے نمونے ظاہر ہو جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ اس کے سامنے ایک آئینہ رکھ دیتا ہے کہ دیکھ دنیا کی یہ کہانی ہے۔اور جس کے لئے تو مرتا ہے اس کا انجام یہ ہے۔تب اپنی گذشتہ غلطیوں کو حسرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور ایک بھاری انقلاب اس پر آتا ہے اور ایک نئی دنیا شروع ہوتی ہے بشرطیکہ خمیر میں سعادت رکھتا ہو اور ان میں سے ہو جو بلائے گئے ہیں... چالیسواں سال نیک بندوں پر مبارک آتا ہے اور جس میں سچائی کی روح ہے وہ روح ضرور چالیسویں سال میں حرکت کرتی ہے۔خدا کے اکثر بزرگ نبی بھی اسی چالیسویں سال پر ظہور فرما ہوئے ہیں۔چنانچہ ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم چالیسویں برس میں ہی خلق اللہ کی اصلاح کے لئے ظہور فرما ہوئے۔'' (اسلامی اصول کی فلاسفی، رخ جلد 10 صفحہ 322)

جماعت کی دماغی نمائندگی:

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

''اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جماعت کی دماغی نمائندگی انصاراللہ کرتے ہیں اور اس کے دل اور ہاتھوں کی نمائندگی خدام الاحمدیہ کرتے ہیں۔جب کسی قوم کے دماغ، دل اور ہاتھ ٹھیک ہوں تو وہ قوم بھی ٹھیک ہو جاتی ہے۔پس میں پہلے تو انصار اللہ کو توجہ دلاتا ہوں کہ..جماعت میں نمازوں، دعاؤں اور تعلق باللہ کو قائم رکھنا ان کا کام ہے۔ان کو تہجد، ذکر الٰہی اور مساجد کی آبادی میں اتنا حصہ لینا چاہیے کہ نوجوان ان کو دیکھ کر خود ہی ان باتوں کی طرف مائل ہو جائیں۔'' (الفضل 15/دسمبر 1955ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''جماعت کی ذیلی تنظیموں کے نظام میں انصاراللہ کی تنظیم ایسی ہے جس کے ممبران اپنی اس عمر کو پہنچ جاتے ہیں جس میں انسان کو اپنی زندگی کے انجام کے آثار نظر آنا شروع ہو جاتے ہیں اور بڑی تیزی سے اس انجام کی طرف قدم بڑھتے چلے جاتے ہیں۔اور اس انجام کا خوف اُسے مجبور کرتا ہے کہ وہ خالص ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور جھکے اور اس کا قرب چاہے۔'' (ماہنامہ انصاراللہ ربوہ اکتوبر 2010ء صفحہ 8)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان ہدایات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

عطاء المجیب لون

صدر مجلس انصاراللہ بھارت

خلاصہ جات خطباتِ جمعہ ماہ جنوری 2021ء

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خطبہ جمعہ: 01 جنوری 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ
بدری صحابی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت علیؓ کا ذکر چل رہا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ، حضرت علیؓ کی شہادت کے پس منظر میں بیان فرماتے ہیں کہ ابھی معاملات پوری طرح سلجھے نہ تھے کہ خوارج کے گروہ نے یہ مشورہ کیا کہ اس فتنہ کو اس طرح دور کرو کہ جس قدر بڑے آدمی ہیں ان کو قتل کردو۔ چنانچہ ان کے بعض جرأت والے لوگ یہ اقرار کر کے نکلے کہ ان میں سے ایک حضرت علی کو ایک حضرت معاویہ کو اور ایک عمرو بن عاص کو ایک ہی دن میں اور ایک ہی وقت میں قتل کر دے گا۔ جو حضرت معاویہ کی طرف گیا تھا اس نے تو حضرت معاویہ پر حملہ کیا لیکن حضرت معاویہ صرف معمولی زخمی ہوئے۔ وہ شخص پکڑا گیا اور بعد ازاں قتل کیا گیا۔ جو عمرو بن عاص کو مارنے گیا تھا وہ بھی ناکام رہا۔ جو شخص حضرت علی کو مارنے کیلئے نکلا تھا اس نے جبکہ آپ صبح کی نماز کیلئے کھڑے ہونے لگے آپ پر حملہ کیا اور آپ خطرناک طور پر زخمی ہوئے۔ حضرت علیؓ کی شہادت کی پیشگوئی آنحضرتؐ نے فرمائی تھی۔ حضرت عبید اللہؓ نے بیان کیا کہ نبیؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا اے علی! پہلوں میں سب سے بدبخت شخص حضرت صالح کی اونٹنی کی کونچیں کاٹنے والا تھا اور اَے علی آخرین میں سب سے بدبخت وہ شخص ہوگا جو تمہیں نیزہ مارے گا اور آپؐ نے اس جگہ کی طرف اشارہ فرمایا جہاں آپ کو نیزہ مارا جائے گا۔

جب حضرت علی بن ابوطالب کی وفات ہوئی تو حضرت حسن بن علی منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو! آج کی رات ایک ایسے شخص کی وفات ہوئی ہے کہ نہ اس سے پہلے لوگ اس سے سبقت لے جاسکے اور نہ بعد میں آنے والے اسکا مقام پاسکیں گے۔ رسول اللہؐ جب اسے کسی مہم پر بھیجتے تو جبرئیل اسکے دائیں طرف اور میکائیل اسکے بائیں طرف ہوتے تھے اور وہ واپس نہ لوٹتا تھا جب تک کہ اللہ تعالیٰ اسکے ہاتھ پر فتح نہ عطا کردیتا تھا۔ آپ کا دور خلافت چار سال ساڑھے آٹھ ماہ رہا۔

حضرت علی نے مختلف وقتوں میں آٹھ شادیاں کیں۔ ان سے اللہ تعالیٰ نے ان کو کثیر اولاد عطا کی جن کی تعداد تیس سے زائد بنتی ہے۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کو لوگوں میں سے سب سے زیادہ عزیز حضرت فاطمہؓ اور حضرت علیؓ تھے۔ حضرت ثعلبہ بن ابومالک بیان کرتے ہیں کہ ہر میدانِ جنگ میں جب لڑائی کا وقت آتا تھا تو حضرت علی بن ابوطالب جھنڈا تھام لیتے تھے۔ حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا تم میرے بھائی اور میرے ساتھی ہو۔

حضور انور نے فرمایا: آج نئے سال کا پہلا دن ہے اور پہلا جمعہ ہے۔ دعا کریں کہ یہ سال جماعت کیلئے، دنیا کیلئے، انسانیت کیلئے بابرکت ہو۔ چند ماہ پہلے میں نے بہت سے سربراہان حکومت کو اس طرف توجہ دلانے کیلئے خطوط لکھے تھے اور کووِڈ کے حوالے سے سمجھانے کی کوشش کی تھی اور اس طرف توجہ دلائی تھی کہ یہ آفات خدا تعالیٰ کی طرف سے اپنے حقوق و فرائض بھولنے اور ادا نہ کرنے بلکہ ظلم میں بڑھنے کی وجہ سے آتی ہیں۔ اس لئے توجہ کریں۔

پاکستان کے احمدیوں اور الجزائر کے احمدیوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ پاکستان میں بعض مولوی اور سرکاری اہلکار ظلموں پر اترے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے ناقابلِ اصلاح لوگوں کی جلد پکڑ کے سامان کرے۔ پس ہمارا کام ہے کہ دعاؤں سے اپنی عبادتوں کو مزید سجائیں اور اگر ہم یہ کرلیں گے تو پھر ہی ہم کامیاب ہیں۔

خطبہ جمعہ: 08 جنوری 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ
وقف جدید کے 64 ویں سال کا پرشوکت اعلان

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ البقرۃ کی آیت 246 کی تلاوت کرکے ترجمہ پیش فرمانے کے بعد فرمایا: اس آیت میں اللہ تعالیٰ کو قرض دینے کا ذکر ہے۔ قرض کے لغوی معنی اچھے یا برے بدلے کے بھی ہیں۔ یہاں اس کے معنی یہ ہوں گے کہ کون ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے تاکہ اللہ تعالیٰ اس کا اس کو بہترین بدلہ دے۔ پس اگر اللہ تعالیٰ کیلئے خرچ کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کو دے رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کا بہترین بدلہ عطا فرماتا ہے۔ قرآن کریم میں بہت سی جگہ مالی قربانیوں کا ذکر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر یا اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی بہتری کی خاطر خرچ کرنے کو خود اللہ تعالیٰ کی خاطر خرچ کرنے کے برابر ٹھہرایا گیا ہے اور جو چیز خدا تعالیٰ کی خاطر خرچ کی جائے وہ ضائع نہیں جاتی بلکہ یہ ایسا قرض ہے جسے اللہ تعالیٰ کئی گنا بڑھا کر لوٹاتا ہے۔

میں اس وقت بعض احمدیوں کے واقعات پیش کرتا ہوں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے فیض پایا۔ اکثر ایسے واقعات ہیں جن میں خالص ہو کر انہوں نے اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانی دی اور حیرت انگیز طور پر ان کی ضروریات کو نہ صرف اللہ تعالیٰ نے پورا کیا بلکہ بڑھا کر دیا۔

اِنڈیا سے قمر الدین صاحب لکھتے ہیں کہ مالی سال کے اختتام پر ناظم وقف جدید کے ہمراہ دورے پہ جماعت کالیکٹ پہنچا۔ اس دوران ایک احمدی حنیف صاحب کے گھر بھی گئے جو مزدوری کر کے گزر بسر کرتے ہیں۔ ان کا دس سال کا بیٹا اپنا گولک لے کر آیا اور چندہ وقف جدید جمع کرواتے ہوئے بتایا کہ یہ چندہ اس نے وقف جدید کیلئے سال بھر اکٹھا کیا ہے۔ جب اسے کھولا گیا تو اس میں بڑی رقم تھی۔ ناظم صاحب نے اس بچے سے دریافت کیا کہ عموماً بچے پیسے جمع کرتے ہیں اپنی پسند کی چیزیں خریدنے کیلئے یہ تم چندہ وقف جدید میں کیوں دے رہے ہو۔ اس بچے نے جواب دیا جس کا مفہوم یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے کرام تو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم دیتے ہیں اسی لئے یہ رقم چندہ وقف جدید میں دے رہا ہوں۔ یہ ہے احمدی بچوں کی تربیت جس جماعت کے بچوں کی یہ سوچ ہو اور اس طرح تربیت ہو اس کو یہ مخالفین احمدیت کس طرح نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

حضور انور نے یوکے، البانیہ، فرانس، قازقستان، ماسکو، سیرالیون، قرغیزستان، تنزانیہ، ملاوی، جرمنی، کینیڈا، برکینا فاسو وغیرہ ممالک کی جماعتوں کی مالی قربانیوں کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا: اب میں وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے گزرے ہوئے سال کے کچھ اعداد و شمار پیش کروں گا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 63 واں سال 31 دسمبر 2020ء کو ختم ہوا اور 64 واں سال یکم جنوری سے شروع ہو گیا۔ اللہ کے فضل سے اس سال میں ایک کروڑ پانچ لاکھ تیس ہزار پاؤنڈ کی قربانی پیش کرنے کی جماعت کو توفیق ملی یہ وصولی گزشتہ سال سے آٹھ لاکھ ستاسی ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے الحمدللہ۔ اس سال بھی برطانیہ دنیا کی جماعتوں میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے اول ہے۔ پھر علی الترتیب جرمنی، پاکستان، کینیڈا، امریکہ، بھارت، آسٹریلیا، پھر مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے، پھر انڈونیشیا اور گھانا ہے۔ بھارت کی جماعتوں میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے پوزیشن اس طرح ہے صوبہ جات میں: کیرلہ، تامل ناڈو، جموں کشمیر، تلنگانہ، کرناٹک، اڑیشہ، پنجاب، ویسٹ بنگال، دہلی، اتر پردیش۔ جماعتوں میں کوئمبتور، قادیان، پتھاپریم، حیدرآباد، کولکاتہ، بنگلور، کالیکٹ، کنور ٹاؤن، رشی نگر، کیرنگ۔ اللہ تعالیٰ ان سب قربانی کرنے والوں کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت فرمائے۔

ان دنوں مَیں پاکستان کے احمدیوں کیلئے بھی خاص طور پر دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات کو دور فرمائے، اسیران کی جلد رہائی کے بھی سامان پیدا فرمائے جس میں الجزائر کے اسیران بھی شامل ہیں۔ خاص طور پر دعاؤں، نوافل اور صدقات پہ زور دیں۔

خطبہ جمعہ: 15 جنوری 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ
بدری صحابی حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر چل رہا تھا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت حسن نے حضرت علی سے سوال کیا کہ آپ کو مجھ سے محبت ہے؟ حضرت علی نے فرمایا ہاں۔ حضرت حسن نے پھر سوال کیا کہ کیا آپ کو خدا تعالیٰ سے بھی محبت ہے؟ حضرت علی نے کہا ہاں۔ حضرت حسن نے کہا تب تو آپ ایک رنگ میں شرک کے مرتکب ہوئے۔ شرک اسی کو کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ اسکی محبت میں کسی اور کو شریک بنا لیا جائے۔ حضرت علی نے فرمایا حسن! مَیں شرک کا مرتکب نہیں ہوں میں بیشک تجھ سے محبت کرتا ہوں لیکن جب تیری محبت خدا تعالیٰ کی محبت سے ٹکرا جائے تو مَیں فوراً تیری محبت کو چھوڑ دوں گا۔

ایک دفعہ امیر معاویہ نے ضرار سودائی سے کہا کہ مجھے حضرت علی کے اوصاف بتاؤ۔ اس نے کہا کہ امیر المؤمنین مجھے اس سے معاف فرمائیں۔ امیر معاویہ نے کہا تمہیں بتانا پڑے گا۔ ضرار نے کہا کہ اگر یہ بات ہے تو پھر سنیں۔ خدا کی قسم! حضرت علی بلند حوصلہ اور مضبوط قویٰ کے مالک تھے۔ فیصلہ کن بات کہتے اور عدل سے فیصلہ کرتے تھے۔ آپ علم و معرفت کا بہتا چشمہ تھے اور آپ کی بات بات سے حکمت ٹپکتی تھی۔ آپ دنیا اور اس کی رونقوں سے وحشت محسوس کرتے اور رات اور اس کی تنہائی سے اُنس رکھتے تھے۔ آپ بہت رونے والے اور بہت غور و فکر کرنے والے انسان تھے۔ آپ مختصر لباس اور نہایت سادہ کھانا پسند کرتے تھے۔ آپ ہمارے درمیان ہمارے جیسے ایک عام شخص کی طرح رہتے تھے۔ ہم سوال کرتے تو آپ جواب دیتے اور کسی واقعہ کی بابت دریافت کرتے تو اس کے بارے میں بتاتے۔ خدا کی قسم باوجودیکہ ہمارا اُن سے اور ان کا ہم سے محبت اور قرب کا بڑا تعلق تھا مگر ہم ان کے رعب کی وجہ سے ان سے کم کم بات کرتے تھے۔ وہ دیندار لوگوں کی تعظیم کرتے اور مساکین کو اپنے قرب میں جگہ دیتے تھے۔ کوئی طاقتور شخص یہ طمع نہیں رکھ سکتا تھا کہ وہ اپنی جھوٹی بات آپ سے منوالے گا اور کوئی کمزور شخص آپ کے عدل و انصاف سے مایوس نہ ہوتا تھا۔ خدا کی قسم بعض موقعوں پر میں نے دیکھا کہ جب رات ڈھل جاتی اور ستارے ماند پڑ جاتے تو آپ داڑھی پکڑ کر ایسے تڑپتے جیسے سانپ کا ڈسا ہوا شخص تڑپتا ہے اور سخت غمگین شخص کی طرح روتے اور کہتے اے دنیا جا تو میرے سوا کسی اور کو جا کر دھوکہ دے۔ کیا تو میرے منہ لگتی ہے اور مجھے بن سنور کر دکھاتی ہے۔ تو جو چاہتی ہے وہ کبھی نہیں ہوگا کبھی نہیں ہوگا۔ مَیں تو تمہیں تین طلاقیں دے چکا جن کے بعد کوئی رجوع نہیں ہوتا کیونکہ تیری عمر تھوڑی ہے اور تو بے وقعت ہے۔ آہ زادِ راہ کم ہے اور سفر لمبا اور راستہ وحشت ناک ہے۔ یہ سن کر امیر معاویہ رو پڑے اور کہا اللہ ابوالحسن پر رحم کرے خدا کی قسم وہ ایسے ہی تھے۔ اے ضرار علی کی وفات پر تمہیں کیسا غم ہوا۔ ضرار نے کہا اس عورت کے غم جیسا جس کے بچے کو اس کی گود میں ہی ذبح کر دیا جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت علی کے فضائل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اس میں ذرہ بھی شک نہیں کہ حضرت علی متلاشیانِ حق کی امید گاہ اور سخیوں کا بے مثال نمونہ اور بندگانِ خدا کیلئے حجۃ اللہ تھے نیز اپنے زمانے کے لوگوں میں بہترین انسان اور ملکوں کو روشن کرنے کیلئے اللہ کے نور تھے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ: اِن شاء اللہ نمازوں کے بعد میں ایک نیا ٹی وی چینل لانچ کروں گا جو چوبیس گھنٹے براڈ کاسٹ ہوگا ایم.ٹی.اے گھانا کے نام سے۔ یہ گھانا میں ڈیجیٹل پلیٹ فارم پر چوبیس گھنٹے نشر ہونے والا نیا ملکی ٹی وی چینل ہوگا۔ جو سیٹلائٹ ڈش کے بغیر ایک عام ایریئل کے ذریعہ دیکھا جا سکے گا۔ انشاء اللہ جیسا کہ میں نے کہا جمعہ کے بعد مَیں افتتاح کروں گا اس کا۔

حضور انور نے پاکستان اور الجزائر کے اسیران کیلئے دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ دعا کریں خاص طور پر اللہ تعالیٰ ان کی رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔ پاکستان کے عمومی حالات کیلئے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ احمدیوں کو وہاں سکون کی زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے مخالفین احمدیت کو عقل اور سمجھ دے۔ اگر نہیں ہے تو پھر جو بھی اللہ تعالیٰ نے ان سے سلوک کرنا ہے وہ کرے اور جلد ہم ان سے نجات پانے والے بنیں۔

خطبہ جمعہ: 22 جنوری 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ
حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر شروع کروں گا۔ حضرت عثمان کے بارے میں پہلی بات تو یہ یاد رکھنی چاہئے کہ یہ خود جنگ بدر میں شامل نہیں ہوئے تھے البتہ اُن آٹھ خوش نصیب صحابہ میں شامل تھے جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے مالِ غنیمت میں حصہ دے کر جنگ میں شامل قرار دیا تھا۔ آپ کا سلسلہ نسب اس طرح ہے: عثمان بن عفان بن ابوالعاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی بن کلاب۔ اس طرح آپ کا سلسلہ نسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ نسب کے ساتھ پانچویں پشت پر عبد مناف پر جا کر ملتا ہے۔ حضرت عثمان کی نانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے والد حضرت عبداللہ کی سگی بہن تھیں۔ حضرت عثمان کی والدہ ارواح بنت قریظ نے صلح حدیبیہ کے بعد اسلام قبول کر لیا تھا اور مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آ گئیں اور اپنے بیٹے حضرت عثمان کے دور خلافت میں فوت ہونے تک مدینہ میں ہی قیام پذیر رہیں۔ حضرت عثمان کے والد زمانہ جاہلیت میں ہی فوت ہو گئے تھے۔ نبی کریمؐ نے اپنی بیٹی حضرت رقیہ کی شادی حضرت عثمان سے کی جو غزوہ بدر کے ایام میں وفات پا گئیں اس پر آنحضرتؐ نے اپنی دوسری بیٹی حضرت ام کلثوم کی حضرت عثمان سے شادی کر دی اس وجہ سے آپ کو ذوالنورین کہا جانے لگا۔

حضرت عثمان عام الفیل کے چھ سال بعد مکہ میں پیدا ہوئے آپ رسول اللہؐ سے تقریباً پانچ سال چھوٹے تھے۔ آپ کے قبول اسلام کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ ایک دفعہ حضرت عثمان بن عفان اور حضرت طلحہ بن عبیداللہ دونوں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ نے ان دونوں کے سامنے اسلام کا پیغام پیش کیا اور انہیں قرآن کریم پڑھ کر سنایا اور انہیں اسلام کے حقوق کے بارے میں آگاہ کیا اور ان سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی عزت و اکرام کا وعدہ کیا اس پر حضرت عثمان اور حضرت طلحہ دونوں ایمان لے آئے اور آپؐ کی تصدیق کی۔ حضرت عثمان رسول اللہؐ کے دارِ ارقم میں داخل ہونے سے پہلے قدیمی اسلام لانے والوں میں سے تھے۔ حضرت سعد بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمان بن عفان نے ارض حبشہ کی طرف ہجرت کا ارادہ کیا تو رسول اللہؐ نے انہیں فرمایا کہ رقیہ کو بھی ہمراہ لے جاؤ میرا خیال ہے کہ تم میں سے ہر ایک دوسرے کا حوصلہ بڑھاتا رہے گا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا اے ابوبکر حضرت لوط اور حضرت ابراہیم کے بعد یہ دونوں یعنی عثمان اور رقیہ ہجرت کرنے والوں میں سب سے پہلے ہجرت کرنے والے ہیں۔

حبشہ سے ان کی واپسی کا واقعہ بھی بیان ہوا ہے۔ جب بعض صحابہ قریش کے اسلام لے آنے کی غلط خبر پا کر اپنے وطن واپس آئے تو حضرت عثمان بھی آ گئے۔ یہاں آ کر معلوم ہوا کہ یہ خبر جھوٹی ہے اس بناء پر بعض صحابہ پھر حبشہ کی طرف لوٹ گئے مگر حضرت عثمان مکہ میں ہی رہے یہاں تک کہ مدینہ کی ہجرت کا سامان پیدا ہو گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تمام صحابہ کو مدینہ کی طرف ہجرت کا ارشاد فرمایا تو حضرت عثمان بھی اپنے اہل و عیال کے ساتھ مدینہ تشریف لے گئے۔

حضرت عثمان کی حضرت ام کلثوم سے شادی کے واقعہ کا ذکر اس طرح ملتا ہے کہ رسول اللہؐ نے حضرت رقیہ کی وفات کے بعد حضرت عثمان بن عفان کے ساتھ اپنی صاحبزادی حضرت ام کلثوم کی شادی کر دی۔ حضرت ابوہریرۃ سے روایت ہے کہ نبیؐ حضرت عثمان سے مسجد کے دروازے پر ملے اور فرمانے لگے کہ عثمان یہ جبریل ہیں انہوں نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ام کلثوم کا نکاح رقیہ جتنے حق مہر پر اور اس سے تمہارے حسن سلوک پر تمہارے ساتھ کر دیا ہے۔

رسول اللہؐ تین دن کے بعد حضرت ام کلثوم کے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ اے میری پیاری بیٹی تم نے اپنے شوہر کو کیسا پایا؟ ام کلثوم نے عرض کیا وہ بہترین شوہر ہیں۔ حضرت ام کلثوم حضرت عثمان کے ہاں نو ہجری تک رہیں اسکے بعد وہ بیمار ہو کر وفات پا گئیں۔ رسول اللہؐ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور ان کی قبر کے پاس بیٹھے۔ آپکی آنکھیں اشکبار تھیں۔

بعدہ حضور انور نے مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب سابق ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ، مکرم مولانا محمد عمر صاحب سابق ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان اور دیگر آٹھ مرحومین و مرحومات کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

خطبہ جمعہ: 29 جنوری 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ
حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غزوات میں شمولیت کا ذکر کرتا ہوں۔ حضرت عثمان غزوہ بدر میں شامل نہیں ہو سکے تھے کیونکہ آپکی زوجہ حضرت رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ سخت بیمار تھیں اس لئے آنحضرت ﷺ نے آپ کو ارشاد فرمایا کہ انکی تیمارداری کیلئے مدینہ میں ٹھہریں اور ان کو بدر میں شامل ہونے والوں کی طرح ہی قرار دیا۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے آپ کیلئے بدر میں شامل ہونے والوں کی طرح مالِ غنیمت میں اور اجر میں حصہ مقرر فرمایا۔

غزوہ غطفان 3 ہجری میں ہوا۔ اس کیلئے نجد کے علاقے کی طرف نکلتے وقت رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان کو مدینہ کا امیر مقرر فرمایا تو اس لحاظ سے آپ اس میں بھی شامل نہیں ہوئے۔ غزوہ احد جو شوال تین ہجری میں ہوا تھا، حضرت عثمان اس میں شریک ہوئے تھے۔ آنحضرت ﷺ کی شہادت کی خبر سے مسلمانوں کے رہے سہے اَوسان بھی جاتے رہے اور انکی جمعیت بالکل منتشر ہوگئی۔ اس وقت مسلمان تین حصوں میں منقسم تھے۔ ایک گروہ وہ تھا جو آنحضرتؐ کی شہادت کی خبر سن کر منتشر ہو گیا تھا مگر یہ گروہ سب سے تھوڑا تھا۔ ان لوگوں میں حضرت عثمان بن عفان بھی شامل تھے مگر جیسا کہ قرآن شریف میں ذکر آتا ہے اس وقت کے خاص حالات اور ان لوگوں کے دلی ایمان اور اخلاص کو مدنظر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا۔ دوسرے گروہ میں وہ لوگ تھے جو بھاگے منتشر تو نہیں ہوئے تھے مگر آنحضرت ﷺ کی شہادت کی خبر سن کر یا تو ہمت ہار بیٹھے تھے اور یا اب لڑنے کو بیکار سمجھتے تھے اور اس لئے میدان سے ایک طرف ہٹ کر سرنگوں ہو کر بیٹھ گئے تھے۔ تیسرا گروہ وہ تھا جو برابر لڑ رہا تھا۔ ان میں سے کچھ تو وہ لوگ تھے جو آنحضرت ﷺ کے ارد گرد جمع تھے اور بے نظیر جاں نثاری کے جوہر دکھا رہے تھے اور اکثر وہ تھے جو میدانِ جنگ میں منتشر طور پر لڑ رہے تھے۔

حضور انور نے فرمایا: اب مَیں بیان کرتا ہوں کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر جو سفارت کاری ہوئی اور بیعت رضوان ہوئی اس میں حضرت عثمان کا کردار کیا تھا اور آپ کے بارے میں کیا واقعات ملتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے رؤیا دیکھا کہ آپؐ اور آپؐ کے صحابہ امن کے ساتھ اپنے سروں کو منڈائے ہوئے اور بال چھوٹے کئے ہوئے بیت اللہ میں داخل ہو رہے ہیں اس رؤیا کی بناء پر آنحضرت ﷺ ذوالقعدہ چھ ہجری میں اپنے چودہ سو اصحاب کے ہمراہ عمرے کی ادائیگی کیلئے مدینہ سے نکلے۔ حدیبیہ کے مقام پر آپؐ نے پڑاؤ کیا۔ قریش نے آپ ﷺ کو عمرے کی ادائیگی سے روکا۔ فریقین کے درمیان جب سفارت کاری کا آغاز ہوا اور آنحضرت ﷺ نے مکہ کے جوش و خروش کا حال سنا تو آپؐ نے فرمایا کسی ایسے بااثر شخص کو مکہ میں بھجوایا جائے جو مکہ ہی کا رہنے والا ہو اور قریش کے کسی معزز قبیلے سے تعلق رکھتا ہو۔ چنانچہ حضرت عثمانؓ کو اس مقصد کیلئے بھجوایا گیا۔ آپؐ نے حضرت عثمان کو اپنی طرف سے ایک تحریر بھی لکھ کر دی جو رؤسائے قریش کے نام تھی۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ مکہ میں جو کمزور مسلمان ہیں انہیں بھی ملنے کی کوشش کرنا اور ان کی ہمت بڑھانا اور کہنا کہ ذرا اور صبر سے کام لیں خدا عنقریب کامیابی کا دروازہ کھولنے والا ہے۔ اس موقع پر مکہ کے شریر لوگوں نے حضرت عثمان اور ان کے ساتھیوں کو مکہ میں روک لیا۔ اس پر مسلمانوں میں یہ افواہ مشہور ہوئی کہ اہلِ مکہ نے حضرت عثمان کو قتل کر دیا ہے۔ جب یہ خبر حدیبیہ میں پہنچی تو آنحضرت ﷺ نے صحابہ سے فرمایا آؤ اور میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر یہ عہد کرو کہ تم میں سے کوئی شخص پیٹھ نہیں دکھائے گا اور اپنی جان پر کھیل جائے گا مگر کسی حال میں اپنی جگہ نہیں چھوڑے گا۔ جب بیعت ہو رہی تھی تو آنحضرتؐ نے اپنا بایاں ہاتھ اپنے دائیں ہاتھ پر رکھ کر فرمایا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے۔ اسلامی تاریخ میں یہ بیعت، بیعتِ رضوان کے نام سے مشہور ہے۔ جب قریش کو اس بیعت کی اطلاع پہنچی تو وہ خوف زدہ ہو گئے اور نہ صرف حضرت عثمان اور ان کے ساتھیوں کو آزاد کر دیا بلکہ اپنے ایلچیوں کو بھی ہدایت دی کہ اب جس طرح بھی ہو مسلمانوں کے ساتھ معاہدہ کر لیں۔

پاکستان کے حالات کیلئے خاص طور پر دعا کریں۔ احمدی گھروں کی چار دیواری میں بھی اب محفوظ نہیں ہیں۔......☆......☆......☆......

تعارف کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام

روحانی خزائن جلد چہاردہم (14)

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب مَیں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''جماعت کے اندر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھنے کا شوق اور اس سے فائدہ اُٹھانے کا شوق نوجوانوں میں بھی اپنی دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ ہونا چاہئے۔ بلکہ جو تحقیق کرنے والے ہیں، بہت سارے طالب علم مختلف موضوعات پر ریسرچ کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ جب اپنے دنیاوی علم کو اس دینی علم اور قرآن کریم کے علم کے ساتھ ملائیں گے تو نئے راستے بھی متعین ہوں گے، ان کو مختلف نہج پر کام کرنے کے مواقع بھی میسر آئیں گے جو ان کے دنیادار پروفیسر اُن کو شاید نہ سکھا سکیں۔ اسی طرح جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا کہ بڑی عمر کے لوگوں کو بھی یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ عمر بڑی ہوگئی اب ہم علم حاصل نہیں کر سکتے۔ ان کو بھی اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھیں۔''

(خطبہ جمعہ: 18 جون 2004ء بحوالہ خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 408)

گزارش: یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ آج ہم جماعتی ویب سائٹ www.alislam.org پر حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا مطالعہ آن لائن کر سکتے ہیں اور آڈیو بھی سن سکتے ہیں۔ اُردو نہ جاننے والے دوست انگریزی میں بھی مطالعہ کر سکتے ہیں۔ نیز سیدنا حضور انور کے ارشاد پر جماعتوں میں قائم لائبریریوں سے استفادہ کرتے ہوئے روحانی خزائن کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔ احباب کو اس طرف توجہ اور دلچسپی پیدا ہونے کیلئے روحانی خزائن کی جلدوں کا مختصر تعارف پیش کیا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ احباب جماعت استفادہ کریں گے۔ (نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ قادیان)

روحانی خزائن کی جلد (14) 472 صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کل پانچ کتب شامل ہیں۔

(1) نجم الہدیٰ:

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی یہ تصنیف لطیف 20 نومبر 1898ء کو شائع ہوئی ہے۔ جو کہ روحانی خزائن جلد نمبر 14 کے صفحہ نمبر 01 تا 150 پر مشتمل ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ کتاب صرف ایک دن میں لکھی۔ جمعرات کو آپ نے لکھنی شروع کی اور جمعہ کی صبح کو آپؑ نے اسے مکمل کر دیا۔ یہ کتاب بڑی تقطیع پر شائع کی گئی۔ اس میں چار زبانوں عربی، اُردو، فارسی اور انگریزی چار کالم رکھے گئے ہیں۔ اصل کتاب حضرت اقدسؑ نے عربی میں لکھی اور اس کا اردو ترجمہ بھی خود ہی کیا ہے۔ لیکن فارسی ترجمہ دوسرے دوستوں نے کیا۔ ابھی انگریزی ترجمہ نہیں ہوا تھا کہ آپ نے کتاب شائع فرما دی۔ نجم الہدیٰ کا انگریزی ترجمہ خلافت ثانیہ کے عہد میں خان بہادر چودہری ابوالہاشم خان صاحب نے کیا اور ''The Lead Star'' کے نام سے شائع کیا۔ روحانی خزائن میں عربی اور اردو کو دو کالموں میں اور فارسی ترجمہ کو حاشیہ میں نیچے درج کیا گیا ہے۔

اس کتاب کی تالیف کی غرض آپؑ نے منکرین پر اتمامِ حجت اور امت کے غافل اور لاپروالوگوں سے اظہارِ ہمدردی فرمائی ہے۔ اس لئے کہ آپ کی دعوت کے قبول کرنے میں اُن کی بھلائی ہے اور یہ اُن تحریروں کا بدل ہے جو اُن مخالفوں کی طرف سے نکلیں اور اِس میں عمدہ عمدہ ملّتِ اسلامی کے نکتے اور دقائق بیان کئے گئے ہیں۔ اور یہ رسالہ مخالفوں کے لئے ایک فرد یاد رس ہے۔

اس رسالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے مبارکہ ''**احمد**'' اور ''**محمد**'' کی حقیقت نہایت دلکش

انداز میں بیان فرمائی ہے۔ اور آپ ؑ کے ایسے کمالات اور محاسن کا ذکر فرمایا ہے جن سے آنحضورؐ کا سب انبیاء سے افضل واکمل ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ نیز دجّالی فتن اور اُن فتن کے ازالہ کے لئے اپنا خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ومبعوث ہونا بدلائل قاطعہ ثابت فرمایا ہے۔

(2) رازِ حقیقت: حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی یہ تصنیف لطیف 30 نومبر 1898ء کو شائع ہوئی ہے جو کہ روحانی خزائن جلد نمبر 14 کے صفحہ نمبر 151 تا 176 پر مشتمل ہے۔

اس رسالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صحیح حالاتِ زندگی درج فرمائے ہیں اور ان کے صلیب پر سے زندہ اُتارے جانے اور سفر کشمیر اختیار کرنے اور سری نگر محلّہ خان یار میں اُن کی قبر کے موجود ہونے پر روشنی ڈالی ہے اور اُن کے مزار کا نقشہ بھی دیا ہے۔ جو کہ روحانی خزائن جلد 14 کے 171 صفحہ نمبر پر آپ ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

مولوی محمد حسین بٹالوی نے اپنی عربی دانی کا سکّہ جمانے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک عربی الہام اَتَعْجَبُ لِاَمْرِیْ پر جو اعتراض کیا تھا کہ عجب کا صلہ لام نہیں آتا اس کا نہایت معقول اور مدلّل جواب احادیث نبویہؐ اور زبان عرب کے محاورات کی مثالیں پیش کر کے دیا ہے۔ جس سے مولوی محمد حسین بٹالوی کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق سخت ذلّت اور علمی پردہ دری ہوئی۔ نیز اشتہار مباہلہ کی حقیقت بیان فرمائی ہے جس کی وجہ سے بٹالوی نے آپؑ کے خلاف گورنمنٹ کے پاس بہت سی شکایات کر کے اور گمراہ کن اطلاعات پہنچا کر غلط فہمیاں پیدا کرنے کی کوشش کی تھی۔

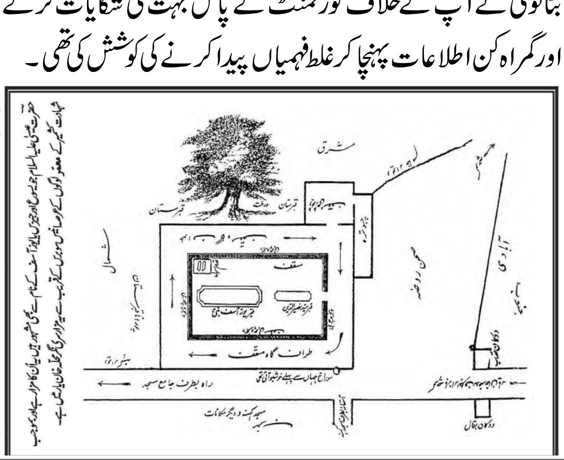

(3) کشف الغطاء: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ کتاب 27 دسمبر 1898ء کو شائع ہوئی ہے۔ جو کہ روحانی خزائن جلد نمبر 14 کے صفحہ نمبر 177 تا 226 پر مشتمل ہے۔

مولوی محمد حسین بٹالوی آپؑ کے اور آپ کی جماعت کے خلاف غلط واقعات گورنمنٹ کو پہنچا رہے تھے اس لئے آپؑ نے گورنمنٹ کو آپؑ کے اور آپؑ کی جماعت کے صحیح خیالات اور اصولوں سے واقف کروانے کیلئے یہ رسالہ تحریر فرمایا تھا۔ تا کہ گورنمنٹ کے اعلیٰ افسران حقائق معلوم کر کے صحیح رائے قائم کر سکیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپؑ نے اس تصنیف میں مختصر طور پر پہلے اپنے خاندانی حالات درج فرمانے کے بعد جماعت کے اصولوں اور ہدایات اور تعلیم کا خلاصہ بیان فرمایا ہے۔

پھر اُن غلط فہمیوں کا ازالہ فرمایا ہے جو معاندین جماعت آپؑ اور آپؑ کی جماعت کے خلاف پھیلا رہے تھے۔ خصوصاً محمد حسین بٹالوی کے اس الزام کا کہ آپ گورنمنٹ انگریزی کے بدخواہ اور درپردہ باغیانہ ارادے رکھتے ہیں۔ تفصیل سے جواب دیا ہے۔

محمد حسین بٹالوی سے مباہلہ سے متعلق بھی سیر کن بحث کی ہے جو اُن کے دو شاگردوں مولوی ابوالحسن تبتی اور مولوی محمد بخش جعفر زٹلی سے متعلق تھا۔ ضمیمہ رسالہ کشف الغطاء میں مولوی محمد حسین بٹالوی کے اس انگریزی رسالہ کے متعلق ذکر فرمایا ہے جس میں اس نے عام مولویوں کے عقیدہ کے برخلاف گورنمنٹ کو یہ یقین دلانے کی کوشش کی تھی کہ وہ ایسے مہدی کے قائل نہیں جو مسیح کے آسمان سے اترنے کے وقت کافروں سے برسرپیکار ہوگا اور کافروں کو قتل کرے گا۔ حضرت اقدسؑ نے اس عقیدہ کو بوجوہ قاطعہ منافقانہ ثابت کیا ہے۔ اور اس کے اس الزام کا بھی جواب دیا ہے کہ گویا آپ نے اس مضمون کا کوئی الہام شائع کیا ہے کہ گورنمنٹ عالیہ کی سلطنت آٹھ سال کے عرصہ میں تباہ ہو جائے گی۔ اور گورنمنٹ سے التماس کی ہے کہ وہ اس خلافِ واقعہ کی مخبری کا اس شخص سے مطالبہ کرے۔

(4) ایام الصلح: حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی یہ تصنیف لطیف یکم جنوری 1899ء کو شائع ہوئی ہے جو کہ روحانی خزائن جلد نمبر 14 کے صفحہ نمبر 227 تا 426 پر مشتمل ہے۔

طاعون کے بارے میں حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے اشتہار پڑھنے کے بعد بعض نے اعتراض کیا کہ لوگوں کو اوّل یہ بتانا کہ طاعون کے استیصال کیلئے فلاں تدبیر یا فلاں دوا ہے اور پھر یہ کہنا کہ شامتِ اعمال سے یہ مرض پھیلتی ہے۔ان دونوں باتوں میں تناقض ہے۔اس کتاب کے شروع میں آپ نے اس اعتراض کا نہایت شرح وبسط سے جواب دیا ہے۔دعا اور تدبیر اور تدبیر اور تقدیر کا فلسفہ اور ان میں باہمی موافقت اور مطابقت اور اجابتِ دعا کی حقیقت اور فرضیتِ دعا کے اسباب اور یہ کہ دنیا کی تمام حکمتیں دعا کے ذریعہ سے ظاہر ہوئیں۔ان جملہ امور پر محققانہ اور حکیمانہ انداز میں روشنی ڈالی ہے۔سورۃ فاتحۃ

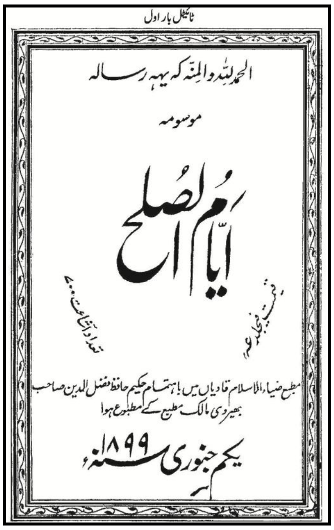

کی مختصر تفسیر بھی بیان فرمائی۔اپنے دعویٰ مسیحیت ومہدویت کی صداقت کے دلائل بیان فرما کر آخر میں شہزادہ عبدالمجید صاحب مرحوم کے ایک قریبی رشتہ دار شہزادہ والا گوہر اکسٹرا اسسٹنٹ کے وساوس کا جواب بھی دیا ہے۔حدیث یضع الحرب کی تفسیر میں اس کتاب کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے آپؑ تحریر فرماتے ہیں۔

’’سلامتی اور امن کے ساتھ حق اور توحید اور صدق اور ایمان کی ترقی ہوگی اور عداوتیں اُٹھ جائیں گی۔اور صلح کے ایام آئیں گے۔تب دنیا کا اخیر ہوگا۔اِسی وجہ سے ہم نے اس کتاب کا نام بھی ایّام الصُّلح رکھا۔‘‘(ایام الصلح۔روحانی خزائن جلد14 صفحہ 286)

اس کتاب کی اہمیت کے بارے میں حضورؑ فرماتے ہیں۔

’’بالآخر مَیں ناظرین کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ میری اس کتاب کو سرسری نظر سے نہ دیکھیں۔مَیں نے ان کو وہ پہنچایا ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو ملا ہے اور مَیں یقین کرتا ہوں کہ مَیں نے سب پر حجت پوری کر دی ہے۔‘‘(ایام الصلح۔روحانی خزائن جلد14 صفحہ 424)

(5) حقیقت المہدی:

حضرت مسیح موعودؑ کی یہ تصنیف لطیف 21فروری1899ءکو شائع ہوئی ہے جو کہ روحانی خزائن جلد نمبر14 کے صفحہ نمبر427 تا472 پر مشتمل ہے۔

مولوی محمد حسین بٹالوی مسلسل حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کو انگریزی حکومت کا باغی مشہور کر رہا تھا۔اس لئے رسالہ حقیقت المہدی میں آپؑ نے ایسے الزامات اور بہتانات کی مدلّل طور پر تردید فرمائی ہے اور اس کے عقیدہ در بارہ مہدی کو جو اُس نے گورنمنٹ کے پاس ظاہر کیا ایک منافقانہ فعل ثابت کیا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کر کے کما حقہ استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

(نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

اعلان نتیجہ انعامی مقالہ نویسی نظارت تعلیم قادیان

ہندوستان بھر کے احمدی طلباء وطالبات ومرد خواتین کے اندر مقالہ نویسی کی قابلیت کو فروغ دینے کیلئے اور ان کی مخفی صلاحیتوں کو اُجاگر کرنے کیلئے ہر سال نظارت تعلیم قادیان کی جانب سے مقابلہ انعامی مقالہ نویسی کروایا جاتا ہے۔سال 21-2020ءعنوان مندرجہ ذیل ہے۔ **’’مذہبی ہم آہنگی عالمی امن کی کلید ہے‘‘**

اس مقابلہ میں اول،دوم،سوم پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کے اسماء کا اعلان کیا جا رہا ہے۔جس کی تفصیل ذیل کے مطابق ہے۔

نتیجہ انعامی مقالہ نویسی برائے سال21-2020ء

نمبرشمار	اسماء	جماعت	پوزیشن	رقم
1	مکرم ڈاکٹر ندیم مبارک صاحب	خانپورہ،کشمیر	اول	5000
2	مکرمہ آصفہ بیگم ایس صاحبہ	قادیان	دوم	4000
3	مکرمہ فاقیحہ شاہد صاحبہ	قادیان	سوم	3000
4	مکرمہ آصفہ عرفان صاحبہ	سکندرآباد	سوم	3000

آئندہ سال 22-2021ءکے عنوانِ مقالہ کا اعلان جلد ہوگا۔طلباء وطالبات کو اس مقابلہ میں حصہ لینے کی تحریک کی جاتی ہے۔

(قائم مقام ناظر تعلیم قادیان)

قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ

منجانب : قیادت تربیت مجلس انصاراللہ بھارت

نماز فجر اور انٹرنیٹ

حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :

’’اکثر گھروں کے جائزے لے لیں۔ بڑے سے لے کر چھوٹے تک صبح فجر کی نماز اِس لئے وقت پر نہیں پڑھتے کہ رات دیر تک یا توٹی وی دیکھتے رہے یا انٹرنیٹ پر بیٹھے رہے، اپنے پروگرام دیکھتے رہے، نتیجۃً صبح آنکھ نہیں کھلی۔ بلکہ ایسے لوگوں کی توجہ بھی نہیں ہوتی کہ صبح نماز کے لئے اٹھنا ہے۔ اور یہ دونوں چیزیں اور اس قسم کی فضولیات ایسی ہیں کہ صرف ایک آدھ دفعہ آپ کی نمازیں ضائع نہیں کرتیں بلکہ جن کو عادت پڑ جائے ان کا روزانہ کا یہ معمول ہے کہ رات دیر تک یہ پروگرام دیکھتے رہیں گے یا انٹرنیٹ پر بیٹھے رہیں گے اور صبح نماز کے لئے اٹھنا اُن کے لئے مشکل ہوگا بلکہ اُٹھیں گے ہی نہیں۔ بلکہ بعض ایسے بھی ہیں جو نماز کو کوئی اہمیت ہی نہیں دیتے۔ نماز جو ایک بنیادی چیز ہے جس کی ادائیگی ہر حالت میں ضروری ہے حتی کہ جنگ اور تکلیف اور بیماری کی حالت میں بھی۔ چاہے انسان بیٹھ کے نماز پڑھے، لیٹ کر پڑھے یا جنگ کی صورت میں یا سفر کی صورت میں قصر کر کے پڑھے لیکن بہرحال پڑھنی ہے۔ اور عام حالات میں تو مَردوں کو باجماعت اور عورتوں کو بھی وقت پر پڑھنے کا حکم ہے۔ لیکن شیطان صرف ایک دنیاوی پروگرام کے لالچ میں نماز سے دُور لے جاتا ہے اور اس کے علاوہ انٹرنیٹ بھی ایک ایسی چیز ہے جس میں مختلف قسم کے جو پروگرام ہیں، پھر ایپلی کیشنز (Applications) ہیں، فون وغیرہ کے ذریعہ سے یا آئی پیڈ (iPad) کے ذریعہ سے، ان میں مبتلا کرتا چلا جاتا ہے۔ اس پر پہلے اچھے پروگرام دیکھے جاتے ہیں۔ کس طرح اس کی attraction ہے۔ پہلے اچھے پروگرام دیکھے جاتے ہیں پھر ہر قسم کے گندے اور مخرّب الاخلاق پروگرام اس سے دیکھے جاتے ہیں۔ کئی گھروں میں اس لئے بے چینی ہے کہ بیوی کے حق بھی ادا نہیں ہو رہے اور بچوں کے حق بھی ادا نہیں ہو رہے اس لئے کہ مرد رات کے وقت ٹی وی اور انٹرنیٹ پر بیہودہ پروگرام دیکھنے میں مصروف رہتے ہیں اور پھر ایسے گھروں کے بچے بھی اسی رنگ میں رنگین ہو جاتے ہیں اور وہ بھی وہی کچھ دیکھتے ہیں۔ پس ایک احمدی گھرانے کو ان تمام بیماریوں سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔‘‘ (خطبہ جمعہ 20: مئی 2016ء)

Prop: Sk. Ishaque

Phangudubabu	:	7873776617
Tikili	:	9777984319
Papu	:	9337336406
Lipu	:	9437193658

Faizan Fruits Traders

Near Railway Gate, Soro
Balasore, Odisha - 756045

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

فون نمبر: 1800 103 2131

وقت صبح 8:30 تا رات 10:30 (تعطیل: جمعۃ المبارک)

قادیان کے درویش صحابہ کرام کے متعلق میری یادیں

(منیر احمد خادم نائب امیر اوّل۔قادیان)

ہماری درخواست پر مکرم مولانا منیر احمد خادم صاحب نائب امیر اوّل قادیان وایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد جنوبی ہند نے یہ قیمتی مضمون مرتب کیا ہے۔ہم آپ کے شکر گزار ہیں۔فجز اہ اللہ تعالیٰ۔(ادارہ)

محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ بھارت نے فرمایا ہے کہ خاکسار نے جن درویش صحابہ کرام کو دیکھا ہے اوران سے ملاقات کی ہے اُن کے متعلق کچھ تحریر کروں۔قادیان میں درویش صحابہ کرام میں سے بعض کو خاکسار نے دیکھا تو ہے لیکن چونکہ اس وقت عمر بالکل چھوٹی تھی اور شعور بھی زیادہ نہیں تھا اس لئے ان کے متعلق کچھ زیادہ معلومات تو نہیں ہیں۔پھر بھی جس قدر یاد ہے وہ تحریر کرتا ہوں۔

(1) حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب ؓ قادیانی صحابی درویش:

حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی ؓ درویش صحابی جنہوں نے اہل ہنود میں سے بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی تھی۔آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک قدیم صحابی تھے۔جنہیں حضور اقدس ؑ کو قریب سے دیکھنے، آپؑ سے محبت کرنے، آپؑ کی خدمت کرنے کے کئی مواقع حاصل ہوئے تھے۔آپ جماعت کے ایک چلتی پھرتی تاریخ تھے۔کئی علمی وتاریخی مضامین آپ نے لکھے۔

حضرت بھائی جی قادیان میں اپنے ذاتی مکان میں رہتے تھے۔آپ کا مکان احمدیہ چوک سے آگے سول لائن کی طرف ہے۔جہاں آجکل مکرم مقبول احمد صاحب گھنو کے ابن مکرم منظور احمد صاحب گھنو کے رہائش پذیر ہیں۔اس مکان کے اوپر کے حصہ میں مکرم مقبول احمد صاحب رہائش پذیر ہیں۔جبکہ نیچے کے حصہ میں مکرم چودھری سعید احمد صاحب درویش کے بیٹے مکرم مسعود احمد صاحب رہائش رکھتے ہیں۔یہ مکان کافی کھلا مکان ہے۔اوراس کے بیرونی دروازہ کی پیشانی پر آج بھی یہ شعر لکھا ہے۔ ؎

یاد جس دل میں ہو اُس کی وہ پریشان نہ ہو
ذکر جس گھر میں ہو اُس کا کبھی ویران نہ ہو

پارٹیشن کے بعد اس مکان میں حضرت بھائی جی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کی اہلیہ محترمہ ہی رہتے تھے۔خاکسار کے والد صاحب مکرم مولوی بشیر احمد خادم درویش کو ان دنوں اس مکان کی مخالف سمت وہ مکان ملا ہوا تھا جس میں مکرم منور احمد صاحب کالا افغاناں ابن مکرم محمد احمد صاحب کالا افغاناں درویش مرحوم رہائش پذیر ہیں۔

حضرت بھائی جی ؓ کو اپنی چھوٹی سی عمر میں خاکسار نے دیکھا ہے تو جہاں تک یاد ہے کہ آپ گھر سے مسجد اور مسجد سے گھر آتے جاتے تھے۔اور چونکہ آپ کے بعد آپ کی اہلیہ محترمہ اکیلی ہوتی تھیں۔اس لئے مسجد جاتے ہوئے حضرت بھائی جی ہمارے گھر کا دروازہ کھٹکھٹا کر ہماری والدہ کو مخاطب کر کے پنجابی میں فرماتے تھے کہ ''دھئے تیری ماں کلی ہے کسے مونڈے نوں گھلا دے'' یعنی بیٹی تمہاری ماں اکیلی ہے اپنے کسی بیٹے کو اُن کے پاس بھجوادو۔چنانچہ ہماری والدہ کبھی مجھے اور کبھی میرے کسی بھائی کو بھجوادیتی تھیں اور ہم خاموشی سے حضرت اماں جی کے پاس بیٹھ جاتے تھے۔بھائی جی کے گھر کے صحن میں اُمرودوں کے بہت سے درخت تھے جن میں بکثرت اُمرود لگتے تھے۔حضرت بھائی جی کی اہلیہ محترمہ بارُعب چہرے والی تھیں آپ سے ہمیں بہت ڈر لگتا تھا۔جب وہ نماز پڑھنا شروع کرتیں تب ہی ہم اُمرودوں کی طرف للچائی نظروں سے دیکھتے تھے۔حضرت بھائی جی جب نماز پڑھنے کیلئے جاتے تھے تو آپ کے کاندھے پر ایک پتلی سی گدی ہوتی تھی جسے وہ غالباً نماز کے وقت اپنے گھٹنوں کے نیچے رکھ لیتے تھے۔آپ کی وفات 6 جنوری 1961ء کو ہوئی۔

(2) حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹؓ قادیانی صحابی درویش:

آپ پارٹیشن کے بعد سے وفات تک یعنی 1977ء تک قادیان میں ناظراعلیٰ وامیرمقامی قادیان کے عہدہ پر فائز رہے۔آپ اعلیٰ انتظامی صلاحیتوں کے مالک تھے۔

لوکل انجمن احمدیہ کے اجلاسات میں مسجد اقصیٰ میں آپ کی تقریریں سننے کا موقع ملتا تھا۔آواز میں رُعب تھا اور سمجھانے کا بڑا اچھا ملکہ تھا۔بات مختصر کرتے تھے لیکن موثر۔ہمیں اپنے بچپن کے زمانے میں آپ کی تقریریں اتنی سمجھ نہیں آتی تھیں لیکن اکثر سامعین کو سمجھاتے ہوئے فرمایا کرتے تھے کہ تم دین کی خاطر قادیان میں بیٹھے ہوئے ہو اور تم نے دنیا کو چھوڑ دیا ہے۔لیکن اگر تم کو دین بھی نہ ملا تو تمہاری حالت ایسی ہے کہ ؎

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے ہوئے
رہے دل میں ہمارے یہ رنج والم نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے ہوئے

اکثر تقریروں میں آپ یہ جملہ فرمایا کرتے تھے۔

ایک مرتبہ خاکسار نے جلسہ یومِ مصلح موعودؓ کے موقعہ پر حضرت مولوی صاحب سے مسجد اقصیٰ میں یہ روایت سُنی جو آپ نے اپنے ماموں حضرت حافظ حامد علی صاحب کے حوالہ سے سنائی کہ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی جب شادی ہوئی تو حضور کو کسی قدر جسمانی کمزوری تھی جس کا ذکر حضورؑ نے دوستانہ انداز میں حضرت حافظ حامد علی صاحبؓ سے کیا اوردعا کیلئے فرمایا۔اور پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو نسخہ ''زدجام عشق'' الہام فرمایا۔اوراس کے بعد آپ کی تمام کمزوری دور ہوگئی اوراللہ تعالیٰ نے آپ کو نہ صرف بیٹوں اور بیٹیوں سے نوازا جو خداتعالیٰ کی آیات ہیں اورجن میں سے ایک مصلح موعود بھی ہیں۔جو خدائی بشارتوں سے پیدا ہوئے۔

یہاں یہ بھی بتاتا چلوں کی زد جام عشق کے نسخے میں ہر حرف میں ایک دوائی ہے۔''ز'' سے زعفران۔''د'' سے دارچینی،''ج'' سے جائیفل''ا'' سے افیوم''م'' سے''مشک''''ع'' سے عقرقرحا''ش'' سے ''شنگرف''''ق'' سے قرنفل یعنی لونگ۔

حضرت مولوی صاحب دوران جلسہ بالعموم اپنے صدارتی خطاب میں اپنے ماموں حضرت شیخ حامد علی صاحبؓ کے حوالہ سے بیان فرمایا کرتے تھے کہ میرے ماموں کو ہوشیار پور سفر کے دوران حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی رفاقت حاصل ہوئی۔اور جب حضور ہوشیار پور میں شیخ مہر علی صاحب کے طویلہ میں قیام پذیر ہوئے تو میرے ماموں کی ڈیوٹی لگائی گئی کہ وہ مہمانوں کا خاص خیال رکھیں اور سودا سلف وغیرہ لایا کریں۔اور فرماتے تھے کہ میرے ماموں نے انہیں بتایا کہ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے ان کو اوران کے ساتھیوں کو ہدایت فرمائی تھی کہ ازخود آپ سے بات نہ کریں۔البتہ جب آپ خود بات کریں تو جواب دیا کریں اور یہ مت پوچھا کریں کہ کھانا کیوں نہیں کھائے یا یہ کہ اگر یہ کھانا آپ کو پسند نہیں ہے تو کوئی اور کھانا بنا دیں۔بلکہ ہدایت فرمائی تھی کہ کھانا رکھ دیں اور بعد میں برتن اٹھا

طالب دعا:
بی ایم خلیل احمد
ابن محترم بی ایم
بشیر احمد صاحب مرحوم
ابن محترم موسیٰ
رضا صاحب مرحوم
و فیملی

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام فرماتے ہیں:
''یاد رکھو ہدایت تو اُن کو ہوتی ہے
جو تعصب سے کام نہیں لیتے
وہ لوگ فائدہ نہیں اُٹھاتے جو تدبیر نہیں کرتے''
(ملفوظات جلد 1 صفحہ 158 مطبوعہ 2018ء قادیان)

پتہ:
جماعت احمدیہ
بنگلور، کرناٹک
فون نمبر:
9945433262

لیا کریں۔

حضرت مولوی صاحب نے اپنے ماموں حضرت شیخ حامد صاحبؓ کے حوالہ سے یہ بھی بتایا کہ حضورکشتی میں بیٹھ کر دریا پار ہو کر ہوشیار پور گئے تھے۔

حضرت مولوی صاحب بہت رحم دل تھے۔میری والدہ مرحومہ ابتدائی درویشی کے زمانہ میں جبکہ والد محترم مولانا بشیر احمد خادم صاحب درویش بحیثیت مبلغ کہیں باہر ہوتے تو حضرت مولوی صاحب کے پاس جاتیں اور کسی بھی گھریلو ضرورت کا ذکر کرکے اُن سے ضرورت پوری کرلیتی تھیں۔خاکسار کو یاد ہے کہ ایک مرتبہ میری والدہ محترمہ نے جب اپنی گھریلو تنگی کا ذکر کیا تو آپ نے محترم محمد شفیع صاحب دکاندار درویش کی کریانہ کے دکان سے مختلف گھریلو ضرورتوں کی چیزیں لکھ دیں جو ہم نے پھر اُن کی دکان سے جا کر لیں۔امارت مقامی کے بجٹ سے گندم کا اسٹاک رکھا جاتا تھا۔چنانچہ سردیوں میں جب ہماری گندم ختم ہوجاتی تھی تو والدہ محترمہ حضرت امیر صاحب کو پیغام بھجواتی تھیں۔چنانچہ آپ اپنے معتمد محترم مرزا عبداللطیف صاحب کے ذریعہ ہمیں گندم مہیا فرمایا کرتے تھے۔

آپ بڑی بارعب شخصیت کے مالک تھے روزانہ بعد نماز عصر موجودہ دفتر تعمیرات کے آگے کرسی لگا کر بیٹھا کرتے تھے اور آنے جانے والوں سے ملاقاتیں فرمایا کرتے تھے۔علاقہ کے غیر مسلموں سے بھی آپ کے گہرے تعلقات تھے۔اور وہ آپ کی بہت عزت کیا کرتے تھے۔

آپ میونسپلٹی قادیان کے صدر بھی رہے۔ایک مرتبہ خاکسار کو یاد ہے کہ آپ غالباً 26 جنوری یا 15 /اگست کے موقع پر جلسہ کی صدارت فرمارہے تھے اس روز جمعہ بھی تھا۔آپ نے اعلان فرمایا کہ اب ہمارے جمعہ کا وقت ہوگیا ہے لہٰذا اب فلاں صاحب صدارت کریں گے۔اور ہم سب مسلمان جمعہ کی نماز کیلئے روانہ ہوں گے۔

قادیان میں مقامی سواری کے لئے آپ تانگہ استعمال کرتے تھے۔

آپ مستقل مسجد اقصیٰ میں نمازوں کی امامت فرمایا کرتے تھے اور اکثر مغرب کی نماز پڑھ کر عشاء تک مسجد میں بیٹھ کر دینی گفتگو فرمایا کرتے تھے۔نماز نہایت مختصر اور ہلکی پڑھاتے تھے۔آپ کے پیچھے خاکسار کو نمازیں پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔بالخصوص رمضان کے مہینہ میں فجر کی نماز مسجد مبارک میں پڑھاتے تھے اور لمبی لمبی سورتیں تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ابتدائی دور میں آپ خطبہ جمعہ بھی ارشاد فرماتے تھے۔

آپ کا دفتر پرانے دفاتر میں جو مسجد اقصیٰ کے نیچے کے ہال میں

تبلیغِ دین نشر و ہدایت کے کام پر
مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

طالب دعا:سیٹھ محمد زبیر حیدرآباد

H.No.18-B-140. C/O *SONY GROUP*

BANDLA GOWDA. CHANDRAYAN GUTTA. HYDERABAD-500005

"مَیں سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف ایسی کامل اور جامع کتاب ہے کہ کوئی کتاب اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی" (ملفوظات جلد 4 صفحہ 610)

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السّلام)

ZISHAN AHMAD AMROHI(Prop.)

ADNAN TRADING Co .
TENDU PATTAANDTOBA CO SUPPLIER
Amroha-244221 (U.P.)

Mobile
7830665786
9720171269

تھا۔اس وقت دفتر کے بیرونی دروازہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام" **میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا**" لکھا ہوتا تھا۔ اس بیرونی دروازہ کے دائیں جانب آپ کا دفتر تھا۔ اس کمرے کے آگے ایک چھوٹی سی خالی جگہ تھی جس کو درویشانِ قادیان نے ہندو محلہ سے الگ کرنے کیلئے بذریعہ وقارِعمل راتوں رات ایک مضبوط دیوار بنا کر الگ کر دیا تھا۔اس دیوار کے احاطہ میں کافی بڑی بڑی گھاس اُگتی تھیں اور ہم لوگ چونکہ گھر میں بھینسیں پالا کرتے تھے۔آپ سے اجازت لے کر اس احاطہ سے گھاس کاٹا کرتے تھے۔

مجھے یاد ہے کہ خاکسار اور خاکسار کے بھائی مکرم ظہیر احمد خادم صاحب نے ایک مرتبہ آپ سے اجازت لے کر اس علاقہ کی گھاس کاٹی اور پھر گھاس کی گھٹڑی چونکہ اس کمرے سے گزارنی تھی اس لئے آپ اٹھ کر پیچھے کھڑے ہو گئے بلکہ آپ کو جھکنا بھی پڑا۔اس طرح وہ گھاس کی گھٹڑی باہر نکل سکی حالانکہ ہمارا یہ فعل حضرت مولوی صاحب کی شان کے خلاف تھا لیکن وہ اس قدر رحم دل تھے کہ انہوں نے نہایت خوشدلی سے ہمیں گھاس کاٹنے کی اجازت دی اور گھاس وہاں سے نکالتے وقت آپ کو جو تکلیف ہوئی اس کو بھی برداشت کیا۔

مسجد اقصیٰ کی شمالی جانب جس دیوار کے تعمیر کئے جانے کا ذکر خاکسار نے کیا ہے یہ بھی درویشی دور میں آپ کے زمانہ کا ایک عظیم کارنامہ تھا اگر یہ دیوار اُس وقت تعمیر نہ ہوتی تو موجودہ مسجد اقصیٰ کے نیچے کے ہال کا کچھ شمالی حصہ آج مسجد اقصیٰ میں شامل نہ ہو کر ہندو محلہ کی ایک گزرگاہ ہوتی۔باوجود مخالفت کے راتوں رات دیوار تعمیر کی گئی جس میں وہ درویش حضرات جو مستری کا کام جانتے تھے لائیٹیں لگا کر تعمیر کرتے رہے۔ جن میں بھائی عبدالرحمٰن صاحب ؓ،مرزا محمد اسحاق صاحب،مستری دین محمد صاحب،مستری محمد دین صاحب وغیرہ شامل تھے۔اس دیوار کی تعمیر کیلئے اینٹیں موجودہ دفتر محاسب کے سامنے کے جنوبی صحن میں رکھی گئیں اور پھر اس صحن سے اس مقام تک جہاں دیوار کی تعمیر ہو رہی تھی ایک لائن بنا کر احباب نے اینٹیں تعمیر کے مقام تک پہنچائیں۔الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو بھی یہ سعادت عطا فرمائی۔ بہرحال اس دیوار کی تعمیر حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب امیر مقامی کے دور کا ایک عظیم کارنامہ ہے۔

خاکسار اور بعض دیگر احباب کو حضرت مولوی صاحب سے درس وتدریس کے ذریعہ استفادہ کرنے کی توفیق بھی ملی۔ایک مرتبہ مسجد مبارک میں نماز کے بعد آپ نے ہماری کلاس لی اور پوچھا کہ بتاؤ "مولیٰ" کونسا صیغہ ہے اور ہمارا دماغ "مُولی" کی طرف چلا گیا جو سبزی ہے۔لیکن آپ نے بتایا کہ "مولیٰ" اسم فاعل کا صیغہ ہے۔اس طرح لطیفوں اور مذاق میں آپ تعلیم بھی دیا کرتے تھے۔آپ علم میراث کے ماہر تھے آپ نے ورثاء کے حصص کے حوالہ سے جو نقشہ تیار کیا تھا اس سے بہت فائدہ اُٹھایا جاتا تھا۔آپ ؓ کی وفات 21 جنوری 1977 کو ہوئی۔

(3) حضرت ڈاکٹر عطر دین صاحب ؓ صحابی درویش:

حضرت ڈاکٹر عطر دین صاحب ؓ ایک دعا گو شخصیت تھے۔روزانہ بہشتی مقبرہ جاتے تھے اور دعائیں کرتے تھے۔ایک مرتبہ مسجد اقصیٰ میں خاکسار کی آپ سے ملاقات ہوئی اور خاکسار نے ان سے دریافت کیا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے کچھ واقعات

"خدا کا دامن پکڑنے والا کبھی محتاج نہیں ہوتا اُس پر کبھی بُرے دن نہیں آسکتے" (ملفوظات جلد 3 صفحہ 263)
(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

::منجانب::
شیخ غلام احمد

BHADRAK
ODISHA
Ph.09437060325

::طالبِ دُعا::
شیخ غلام مسیح، زیب النساء

سنائیں۔ چنانچہ آپ نے دو(2) واقعات سنائے۔

ایک واقعہ یہ تھا کہ آپ کو ایک مرتبہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ شکار پر جانے کا موقع ملا اور میاں صاحب طوطا شکار کرکے لائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس موقع پر فرمایا میاں ہر جانور شکار کرنے کیلئے نہیں ہوتا۔

دوسرا واقعہ آپؓ نے بتایا کہ لیکھرام کے قتل کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر کی تلاشی لی گئی اور پولیس افسر کا سر اُس دروازے ٹکرا گیا جو بیت الفکر سے مسجد مبارک کی طرف آتا ہے اور بتایا کہ اس افسر کے سر میں کافی چوٹ آئی تھی۔

خاکسار نے حضرت ڈاکٹر عطر دین صاحب سے دریافت کیا کہ آپ تبرک کے طور پر اپنے تعارف پر اپنے دستخط کردیں تو حضرت ڈاکٹر عطر دین صاحب نے اپنے دستخط کر دئے جو یہ ہیں۔ جو تعارف آپ نے اس وقت لکھوا دیا تھا وہ اس طرح ہے۔

”1888ء میں پیدا ہوئے۔ والد صاحب کا نام میاں بھولا تھا۔ موضع شال میں پیدا ہوا جو کہ جموں کشمیر کی سرحد پر ہے۔ (چکو شک شال) والدہ کا نام کاکو۔ بڑے بھائی کا نام گوہر علی ہے“ (عطر دین 8 نومبر 1973ء)

آپ کی وفات 14، 15 دسمبر کی درمیانی شب 1975ء میں ہوئی۔

(4) حضرت بھائی شیر محمد صاحبؓ صحابی درویش:

حضرت بھائی شیر محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق بس اتنا یاد ہے کہ آپ فارغ وقت میں چھوٹی موٹی دکان کیا کرتے تھے اور آپ کی دکان احمدیہ چوک میں تھی۔ آپ سفید رنگ کی پگڑی اور سفید شلوار قمیص پہنتے تھے اور کالا چشمہ لگاتے تھے شکل نہایت خوبصورت تھی۔

یہ بھی یاد ہے کہ حضرت بھائی جی جب ایک مرتبہ بیمار ہوئے تو آپ کی ملاقات کیلئے پاکستان سے آپ کی اہل وعیال بھی آئے تھے اس وقت حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان نے آپ کے اہل وعیال کو دارالمسیح میں ٹھہرایا تھا جو حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کا حصہ ہے۔ ان دنوں حضرت بھائی جی بیمار تھے۔ خاکسار ایک مرتبہ ان سے ملنے بھی گیا تھا۔ حضرت بھائی جی کے اہل وعیال ہمارے گھر پر بھی آئے تھے۔ آپ کی وفات 27 نومبر 1974ء کو ہوئی تھی۔

(5) حضرت حافظ عبدالرحمٰن صاحب پشاوریؓ صحابی درویش:

حضرت حافظ عبدالرحمٰن صاحب پشاوریؓ کے متعلق اتنا یاد ہے کہ آپ کی دودھ اوردہی کی دکان سابقہ مدرسہ احمدیہ کے گیٹ کے آگے تھی۔ (حالیہ گیٹ دفاتر صدر انجمن احمدیہ) اکثر درویش آپ کی دکان سے دودھ لیتے اور دہی کا استعمال کرتے آپ کی دکان کا دہی نہایت گاڑھا ہوتا تھا اور ملائی والا دودھ اُس سے زیادہ مزیدار ہوتا تھا۔

حضرت حافظ عبدالرحمٰن صاحب جماعتی اجلاسات کے موقع پر نہایت خوش الحانی سے قصیدہ ”یاعین فیض اللہ والعرفان“ پڑھا کرتے تھے۔ آپ کی اچھی قرأت کی وجہ سے والدمحترم مولانا بشیر احمد صاحب خادم درویش نے خاکسار کو اور میرے چھوٹے بھائی مکرم ظہیر احمد خادم صاحب کو آپ کے پاس قرأت سیکھنے کے لئے

”تم میں سے ہر ایک اس بات کو خوب یاد رکھے کہ قرضوں کے ادا کرنے میں سستی نہیں کرنی چاہیئے“ (ملفوظات جلد4 صفحہ 607)
(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السّلام)

K.Saleem Ahmad

City Hardware Store
89 Station Road Radhanagar
Chrompet Chennai - 600044

Ph. 9003254723
email:
ksaleemahmed.city@gmail.com

بھیجا تھا۔ چنانچہ ہم دونوں نے ان سے قرأت سیکھنے کی سعادت حاصل کی تھی۔ آپ کی وفات 19 دسمبر 1974ء کو ہوئی تھی۔

(6) حضرت حاجی محمد دین صاحبؓ صحابی درویش:

آپ کے متعلق بس اتنا یاد ہے کہ آپ نہایت معصوم شخصیت تھے اور مسجد مبارک میں نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ داڑھی میں مہندی لگایا کرتے تھے۔ آپ کی ایک خوبی کا ذکر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم و مغفور نے ایک مرتبہ فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب اس قدر منکسر المزاج ہیں کہ جب نماز پڑھنے کیلئے مسجد مبارک میں آتے ہیں تو ہمیشہ خاموشی سے بغیر بتائے میری چپلیں جھاڑ کر اُن کا رُخ باہر کی طرف کر دیتے ہیں تا واپسی میں چپل پہننے اور جانے میں سہولت ہو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کس قدر عقیدت تھی۔ آپ کی وفات 19 جون 1965ء کو ہوئی۔

(7) حضرت بھائی الہ دین صاحبؓ صحابی درویش:

حضرت بھائی الہ دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی مسجد مبارک میں نمازیں پڑھایا کرتے تھے۔ آپ بھی قادیان میں اکیلے رہتے تھے جبکہ آپ کی بیوی اور بچے پاکستان میں تھے۔ آپ سالہا سال تک دفتر زائرین میں بطور انچارج دفتر زائرین خدمت بجالاتے رہے۔ گھر میں اپنا کھانا خود ہی پکاتے تھے۔ یہاں تک کہ لسی بنا کر مکھنی بھی نکالتے تھے۔ مچھلی کے شکار کا شوق تھا۔ قادیان کی ڈھاب سے جس پر اب موجودہ دو رویہ سڑک بن گئی ہے۔ لائسنس لے کر کنڈی کے ذریعہ مچھلیاں پکڑا کرتے تھے۔

قرآن مجید کثرت سے پڑھا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ خاکسار نے انہیں دیکھا کہ قادیان کے باہر کھیتوں میں پرالی پر بیٹھ کر قرآن مجید پڑھ رہے تھے۔ قرآن مجید کے عربی الفاظ پڑھ کر ساتھ ساتھ اس کا ترجمہ پڑھ رہے تھے۔ ایسے لگتا تھا گویا کسی کو ترجمہ پڑھا رہے ہیں۔

انہوں نے ایک مرتبہ خاکسار کو بتایا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں چھوٹے بچے تھے اور کبھی کبھی آپ کے ساتھ سیر کیلئے جایا کرتے تھے انہوں نے بتایا کہ حضور بعض مرتبہ دارالمسیح سے نکل کر مکان حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے گزر کر مسجد اقصیٰ کے راستہ سے ہوتے ہوئے ہندو محلہ کی طرف سیر کیلئے جاتے تھے اور وہاں سے ہوتے ہوئے قادیان سے باہر مختلف دیہاتوں میں جایا کرتے تھے۔ حضرت بھائی جی نے یہ بھی بتایا کہ ان دنوں سڑکوں پر بہت دھول اُڑتی تھی اور ریت کی وجہ سے دھول بہت اُڑا کرتی تھی اور یہ بھی بتایا کہ حضورؑ قادیان کے ہندو محلہ سے جب گزرتے تھے تو دکاندار آپ کو دیکھ کر کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔

آخری دنوں میں حضرت بھائی جی دارالمسیح میں بیت الفکر کے ساتھ والے دالان کے جنوبی کمرہ میں رہتے تھے۔ آپ کی وفات 28 دسمبر 1982ء کو ہوئی۔

(8) حضرت چودھری حسن دین صاحبؓ صحابی درویش:

حضرت چودھری حسن دین صاحب صحابیؓ درویش کے متعلق اتنا یاد ہے کہ آپ باوجود معذور ہونے کے بیساکھیوں کے سہارے باقاعدگی سے مسجد مبارک میں آیا کرتے تھے۔ نہایت خاموش طبع، معصوم شکل، مُنحنی جسم کے مالک تھے۔ ان کی شدید بیماری اور چلنے پھرنے سے معذور ہونے کے باوجود بیساکھیوں کے سہارے باقاعدگی سے مسجد مبارک میں آنا نہایت ایمان افروز اور قابل تقلید نمونہ تھے۔ آپ کی وفات 4 جون 1975ء کو ہوئی۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا ☆ نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے (دُرِّثمین)
طالب دُعا: سیٹھ محمد بشیر و اہل و عیال
M/S:BASHEER & COMPANY VADDEMAN, H.O. HYDERABAD (T.S.)

(9) حضرت غلام محمد صاحبؓ صحابی درویش:

آپ کا نام بابا غلام محمد صاحب تھا اور عرف حویلی بابا حویلی کے نام سے مشہور تھے۔ آپ پرانی وضع کے نہایت سادہ طبع تھے اور ہمیشہ سفید لباس میں ملبوس رہتے تھے۔

خاکسار کو اُن کے متعلق جو یاد ہے وہ صرف اس قدر ہے کہ آپ محترم مولوی غلام نبی صاحب درویش مرحوم کے چاچا تھے۔ ایک مرتبہ جب خاکسار چھوٹا تھا تو اہلیہ محترمہ غلام نبی صاحب درویش نے خاکسار سے فرمایا کہ بابا جی کو (جو اُن دنوں ناصر آباد کے ایک گھر میں رہتے تھے) کھانا دے آؤں۔ چنانچہ خاکسار انہیں دوپہر کا کھانا دینے کیلئے گیا۔ کھانے میں روٹی اور آلو بینگن کا سالن تھا۔ بابا جی نے وہ کھانا میرے سامنے کھولا اور کھانے سے پہلے روٹی کے کچھ ٹکڑے پہلے چڑیوں کو ڈال دئے اور پھر کھانا شروع کیا۔ آپ کس طرح کھانا کھاتے تھے وہ طرز آج تک میرے ذہن میں نقش ہے۔ آپ کی وفات 20/اپریل 1967ء میں ہوئی۔

قادیان میں تقسیم ملک کے بعد کئی (15) درویش صحابی مقیم تھے جو باوجود معمر ہونے کے اپنی عمروں کے آخری ایام میں محض اور محض حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر حفاظت مرکز کیلئے ٹھہرے تھے۔ یہ صحابی باقی تمام درویشان کیلئے ایک نمونہ تھے۔ جنہوں نے اپنی روحانیت اور پاک زندگی سے قادیان کو منور کئے رکھا تھا۔ ان میں سے کئی صحابہ خاکسار کی پیدائش سے پہلے ہی وفات پاگئے تھے۔ خاکسار کی پیدائش 4 جنوری 1952ء کی ہے۔ ان میں سے کئی صحابہ ایسی عمر میں فوت ہوگئے جبکہ خاکسار ابھی بالکل بچہ تھا اور پھر جب آٹھ دس سال کی عمر ہوئی تو اس وقت جو صحابہ زندہ تھے اُن میں سے صرف نو (9) ایسے صحابہ کا خاکسار نے ذکر کیا ہے جن کے متعلق خاکسار کو کسی قدر علم ہے یا اُن کے حالات وواقعات کسی حد تک کسی سے سنے ہیں اور دیکھے ہیں۔ ان صحابہ کرام سے ملاقات اور قریب سے ان میں سے بعض کے حالات وروایات کو معلوم کرنا یہ خاکسار کی زندگی کا ایک خوبصورت حصہ اور ایک بہت بڑا اِعزاز ہے۔

اللہ تعالیٰ اُن صحابہ کرام کے درجات بلند فرمائے اور ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

126 واں جلسہ سالانہ قادیان

سیّدنا حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 126ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے 24، 25 اور 26 دسمبر 2021ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کرکے تیاری شروع کردیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

اِنَّ رَبَّكَ يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيَقۡدِرُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيۡرًۢا بَصِيۡرًا ۝ (بنی اسرائیل:31)

LUCKY BATTERY CENTRE
BATTERY & DIGITAL INVERTER

Thana Chhak, NH-5 Soro
Balasore, Odisha, Pin 756045
e-mail : abdul.zahoor786@gmail.com
Mob: 9438352786, 6788221786

برتر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

منجانب: سیٹھ وسیم احمد
مجلس انصاراللہ چنتہ کنٹہ، تلنگانہ

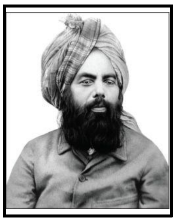

سیرت حضرت اقدس مسیح موعودؑ غیر مسلموں سے حسن سلوک کے آئینہ میں

مرتبہ:
ایچ شمس الدین
قائد تربیت مجلس
انصاراللہ بھارت

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے سبھی انسانوں سے بلاتفریق مذہب و ملت ایک جیسا سلوک کی نہ صرف تعلیم دی بلکہ اپنے عملی نمونہ سے اس کی اعلیٰ مثال بھی پیش فرمائی ہے۔ آپؑ اپنی معرکۃ الآراء مضمون پیغام صلح کو آپؑ کچھ اس طرح شروع فرماتے ہیں:

''امّا بعد اے سامعین ہم سب کیا مسلمان اور کیا ہندو باوجود صدہا اختلافات کے اُس خدا پر ایمان لانے میں شریک ہیں جو دنیا کا خالق اور مالک ہے اور ایسا ہی ہم سب انسان کے نام میں بھی شراکت رکھتے ہیں۔ یعنی ہم سب انسان کہلاتے ہیں۔ اور ایسا ہی بباعث ایک ہی ملک کے باشندہ ہونے کے ایک دوسرے کے پڑوسی ہیں۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ صفائے سینہ اور نیک نیتی کے ساتھ ایک دوسرے کے رفیق بن جائیں اور دین و دنیا کی مشکلات میں ایک دوسرے کی ہمدردی کریں۔ اور ایسی ہمدردی کریں کہ گویا ایک دوسرے کے اعضاء بن جائیں۔

اے ہموطنو!! وہ دین دین نہیں ہے جس میں عام ہمدردی کی تعلیم نہ ہو۔ اور نہ وہ انسان انسان ہے جس میں ہمدردی کا مادہ نہ ہو۔ ہمارے خدا نے کسی قوم سے فرق نہیں کیا۔ مثلاً جو جو انسانی طاقتیں اور قوتیں آریہ ورت کی قدیم قوموں کو دی گئی ہیں۔ وہی تمام قوتیں عربوں اور فارسیوں اور شامیوں اور چینیوں اور جاپانیوں اور یورپ اور امریکہ کی قوموں کو بھی عطا کی گئی ہیں سب کے لئے خدا کی زمین فرش کا کام دیتی ہے اور سب کے لئے اُس کا سورج اور چاند اور کئی اور ستارے روشن چراغ کا کام دے رہے ہیں۔'' (پیغام صلح: روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 439)

پھر آپؑ فرماتے ہیں:

''یقیناً یاد رکھو کہ مومن متقی کے دل میں شر نہیں ہوتا۔ جس جس قدر انسان متقی ہوتا جاتا ہے اُسی قدر وہ کسی کی نسبت سزا اور ایذا کو پسند نہیں کرتا۔ مسلمان کبھی کینہ ور نہیں ہو سکتا۔ **ہم خود دیکھتے ہیں کہ ان لوگوں نے ہمارے ساتھ کیا کیا ہے۔ کوئی دکھ اور تکلیف جو وہ پہنچا سکتے تھے انہوں نے پہنچایا ہے۔ لیکن پھر بھی اُن کی ہزاروں خطائیں بخشنے کو اب بھی ہم تیار ہیں۔** پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو یاد رکھو کہ تم ہر شخص سے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو ہمدردی کرو۔ اور بلاتمیز ہر ایک سے نیکی کرو۔''

(الحکم مورخہ ۲۴ رجنوری ۱۹۰۵ء صفحہ ۴ کالم ۳)

''بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی میں میرا یہ مذہب ہے کہ جب تک دشمن کے لئے دعا نہ کی جاوے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا ہے... شکر کی بات ہے کہ ہمیں اپنا کوئی دشمن نظر نہیں آتا جس کے واسطے دو تین مرتبہ دعا نہ کی ہو۔ ایک بھی ایسا نہیں اور یہی میں تمہیں کہتا ہوں... پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تمہیں چاہئے کہ تم ایسی قوم بنو جس کی نسبت آیا ہے فَاِنَّھُمْ قَوْمٌ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ یعنی وہ ایسی قوم ہے کہ ان کا ہم جلیس بدبخت

Silver screen
image india pvt ltd.
Ad Agency
CREATIVITY IS THE BREATH OF OUR BRAINS..!
WE DO ALL ADVERTISEMENT
No: 7, Pasumarthi Street, Rangarajapuram
Kodambakkam, Chennai - 600 024. India.
E-mail: silverscreenimage@gmail.com
silver_screenimage@yahoo.com
Web: www.silverscreenimage.com
Mobile : 9790896372 / Phone : 044-43598788
PRINT MEDIA
ELECTRONIC MEDIA
POSTER
BROCHURES
FLUX PRINTING
VINAYAL
HORDINGS

Sk. Abdul Rahim(SUNGRA)
Ghanimat Bibi - 9090900923
PAPPU CLOTH STORE
Mobile No. 9438290211
SALEHPUR - CUTTACK - ODISHA

نہیں ہوتا۔'' (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۹۶۔۹۷)

''ہمارا یہ اصول ہے کہ کل بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ اگر ایک شخص ایک ہمسایہ ہندو کو دیکھتا ہے کہ اس کے گھر میں آگ لگ گئی اور یہ نہیں اٹھتا کہ تا آگ بجھانے میں مدد دے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ مجھ سے نہیں ہے۔ اگر ایک شخص ہمارے مریدوں میں سے دیکھتا ہے کہ ایک عیسائی کو کوئی قتل کرتا ہے اور وہ اس کے چھڑانے کیلئے مدد نہیں کرتا تو میں تمہیں بالکل درست کہتا ہوں کہ وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''

(سراج منیر، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 28)

شفقت علیٰ خلق اللہ ہمیشہ آپ کا طرۂ امتیاز رہا ہے۔ اپنے اور بے گانے سب آپ کے اس اعلیٰ خلق سے مستفیض ہوتے رہے۔ خصوصاً حضرت اقدسؑ نے اپنے قریبی ہمسائے یعنی ہندو بھائیوں سے حسن سلوک کا نہ صرف لازوال اور فقید المثال نمونہ پیش فرمایا بلکہ مالی و جانی غرض ہر لحاظ سے مدد بھی فرمائی۔ تاریخ احمدیت ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے۔ چند واقعات نمونۃً قارئین کی خدمت میں پیش ہیں۔

شرارتیں کرنے والے برہمن کو متعدد بار نقد امداد:

''قادیان میں ایک شخص نہال چند (نہالا) بھاروراجا ایک برہمن تھا اپنی جوانی کے ایام میں وہ ایک مشہور مقدمہ باز تھا۔ آخر عمر تک قریباً اُس کی ایسی ہی حالت رہی۔ وہ اُن لوگوں میں سے تھا جو حضرت اقدس کے خاندان کے ساتھ عموماً مقابلہ اور شرارتیں کرتے رہتے تھے پھر سلسلہ کے دشمنوں کے ساتھ بھی وہ رہتا۔ اخیر عمر میں اُس کی مالی حالت نہایت خراب ہوگئی۔ اور یہاں تک کہ بعض اوقات اُس کو اپنی روزانہ ضروریات کیلئے بھی مشکلات

100 سال قبل مارچ 1921ء

❁ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا سفر مالیر کوٹلہ:

9 مارچ 1921ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے مذاہب میں اختلافات کی وجہ بیان کرتے ہوئے اسلام کی صداقت کے ثبوت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کارنامے بیان فرمائے اور قرآن کریم کی آیات سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ثابت کرتے ہوئے فرمایا۔ **''یا تو آپؑ کو مانیں اور قرآن کریم کو سچا ثابت کریں ورنہ حضرت مرزا صاحب کو چھوڑ کر صداقت اسلام کا کوئی ثبوت ان کے پاس نہیں۔''** تقریر کا آخری حصہ پُر درد و پُر جوش تھا۔ دو گھنٹے تک یہ تقریر ہوئی۔ آخر میں حضور نے دعا کروائی۔ جلسہ برخاست ہوا۔ جلسہ گاہ جناب نواب محمد علی خان صاحب کا شہر والا مکان تجویز ہوا۔ مخالفین کی شدید رکاوٹوں کے باوجود مختلف شہروں سے قریباً ڈیڑھ سو افراد حاضر ہوئے۔ (الفضل 14 مارچ 1921ء ص 1)

❁ وفات مسیح پر لیکچر:

11 مارچ کو بعد نماز فجر حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ نے مسجد مبارک قادیان میں وفات مسیح پر ایک لیکچر دیا۔ (الفضل 14 مارچ 1921ء ص 2)

❁ قادیان کی آبادی:

8 مارچ 1921ء کی مردم شماری کے رُو سے قادیان کی آبادی

احمدی: 2352، غیر احمدی: 1204، ہندو: 491، سکھ: 167، دیگر: 268 **(میزان: 4482)**

(الفضل 31 مارچ 1921ء ص 1)

''خدا کا دامن پکڑنے والا کبھی محتاج نہیں ہوتا اُس پر کبھی بُرے دن نہیں آسکتے'' (ملفوظات جلد 3 صفحہ 263)
(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

:: طالبِ دُعا ::
سراج خان

BANTY SHOE CENTRE

R.N.Nagar
Post. SORO
Dist.BALASORE-ODISHA
Pin-756045

پیش آتی تھیں۔ اُس نے ایک مرتبہ حضرت اقدسؑ کے دروازے پر آ کر ملاقات کی خواہش کی اور اطلاع کرائی۔ حضرت صاحبؑ فوراً تشریف لے آئے۔ اُس نے سلام کر کے اپنا قصہ کہنا شروع کیا۔ حضرت اقدسؑ نے نہ صرف تسلی دی بلکہ پچیس روپے کی رقم لا کر اُس کے ہاتھ میں دے دی۔ اور فرمایا۔ فی الحال اِس سے کام چلاؤ۔ پھر جب ضرورت ہو مجھے اطلاع دینا۔ چنانچہ اُس کے بعد اُس شخص کا معمول ہو گیا کہ وہ مہینے دو مہینے کے بعد آتا اور ایک معقول رقم آپ سے اپنی ضروریات کیلئے لے جاتا''۔

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ مرتبہ حضرت یعقوب علی عرفانیؓ صفحہ 299)

لالہ شرمپت کی عیادت: لالہ شرمپت بھی کٹر آریہ تھے مگر حضورؑ کے پاس آمد و رفت رکھتے تھے۔ انہوں نے آپ کے بہت سے نشانات دیکھ کر بھی ان کی تصدیق نہ کی۔ ان کی بیماری پر آپؑ ان کی عیادت کے لئے اس وقت تک ان کے محلّہ اور تنگ مکان میں جاتے رہے اور ہر طرح تسلی دیتے رہے اور صحت کے لئے دعا بھی کرتے رہے کہ لالہ صاحب صحت یاب ہو گئے۔ غرضیکہ آپؑ کی ساری زندگی شفقت علی الناس سے بھری ہوئی ہے۔ رواداری، ہمدردی اور دلداری آپؑ کا دن رات کا شیوہ تھا۔

ایک کٹر مخالف ہندو سے ہمدردانہ سلوک: آریہ اخبار ''شبھ چنتک'' کے ایڈیٹر و مینجر وغیرہ جو اپنے اخبار میں آپؑ کی توہین کرتے اور گالیاں دیتے تھے، ان میں سے چند اور اس کا ساتھی بھگت رام طاعون سے مر گئے اور ایڈیٹر سومراج بیمار پڑا تھا۔ اس نے حکیم مولوی عبید اللہ صاحب کی طرف علاج کے لئے رجوع کیا اور انہوں نے حضورؑ سے علاج کے لئے اجازت مانگی تو آپؑ نے کمال شفقت سے فرمایا: ''آپ علاج ضرور کریں کیونکہ انسانی ہمدردی کا تقاضہ ہے مگر میں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ یہ شخص بچے گا نہیں۔''

(الحکم 10/اپریل 1907)

لالہ ملاوامل کی عیادت: لالہ ملاوامل صاحب بھی حضورؑ کے پاس آتے جاتے رہتے تھے۔ بائیس سال کی عمر میں بعارضہ عرق النساء بیمار ہو گئے۔ حضورؑ صبح و شام ان کی خبر خادم کے ذریعہ منگواتے تھے اور دن میں ایک مرتبہ خود تشریف لے جا کر عیادت کرتے تھے اور علاج بھی فرماتے تھے۔ ایک صبح جب خادم خبر پوچھنے گیا تو لالہ صاحب نے پیغام بھیجا کہ حضورؑ خود آئیں۔ حضورؑ فوراً تشریف لے گئے۔ لالہ صاحب کی حالت خراب ہو رہی تھی۔ حضورؑ نے علاج تجویز کیا جس سے خدا تعالیٰ کے فضل سے صحت عطا ہوئی۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 7/جنوری 2000)

لیکھرام کی موت پر حضرت اقدسؑ کا ارشاد: ''ہمارے دل کی اس وقت عجیب حالت ہے درد بھی ہے اور خوشی بھی۔ درد اس لئے کہ اگر لیکھرام رجوع کرتا، زیادہ نہیں تو اتنا ہی کرتا کہ وہ بد زبانیوں سے باز آ جاتا تو مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ میں اس کے لئے دعا کرتا اور میں امید رکھتا تھا کہ اگر وہ ٹکڑے ٹکڑے بھی کیا جاتا تب بھی زندہ ہو جاتا۔''

(سراج منیر، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 26)

والفضل ما شھدت بہ الاعداء: ''بیان کیا ہم سے حافظ روشن علی صاحب نے کہ جب منارۃ المسیح بننے کی تیاری ہوئی تو قادیان کے لوگوں نے افسران گورنمنٹ کے پاس شکایتیں کیں کہ اس منارہ کے بننے سے ہمارے مکانوں کی پردہ دری ہوگی۔ چنانچہ گورنمنٹ کی طرف سے ایک ڈپٹی قادیان آیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مسجد مبارک کے ساتھ والے حجرہ میں ملا۔ اس وقت قادیان کے بعض لوگ جو شکایات کرنے والے تھے وہ بھی اس کے ساتھ تھے۔ حضرت صاحب سے ڈپٹی کی باتیں ہوتی رہیں اور اس گفتگو میں حضرت صاحب نے ڈپٹی کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ''یہ بڈھا مل بیٹھا ہے آپ اس سے پوچھ لیں کہ بچپن سے لے کر آج تک کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ اسے فائدہ پہنچانے کا مجھے موقع ملا ہو اور میں نے فائدہ پہنچانے میں کوئی کمی کی ہو اور پھر اس سے پوچھ لیں کہ کبھی ایسا ہوا ہے کہ مجھے تکلیف دینے کا اسے کوئی موقع ملا ہو تو اس نے مجھے تکلیف پہنچانے میں کوئی کسر چھوڑی ہو''۔ حافظ صاحب نے بیان کیا کہ میں اس وقت بڈھا مل کی طرف دیکھ رہا تھا اس نے شرم کے مارے اپنا سر نیچے اپنے زانوؤں میں دیا ہوا تھا اور اس کے چہرہ کا رنگ سپید پڑ گیا تھا اور وہ ایک لفظ بھی منہ سے نہیں

بول سکا''۔ (سیرت المہدی حصہ اول صفحہ 134)

حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق ہندو اخباروں کی آراء: کہا جاتا ہے والفضل ما شهدت به الاعداء کسی کی فضیلت پر دشمن کی گواہی ہی سب سے مؤثر ہوتی ہے۔لھذا اس ضمن میں آپؑ کی شفقت اور احسان کا براہ راست سلوک کی توفیق پانے والے غیروں کے بیانات میں سے چند ایک نمونے ملاحظہ فرمایئے:

آریہ اخبار اندر: ''مرزا صاحب اپنی ایک صفت میں محمدؐ سے بہت مشابہت رکھتے تھے اور وہ صفت ان کا استقلال تھا۔خواہ وہ کسی مقصود کو لے کر تھا۔اور ہم خوش ہیں کہ وہ آخری دم تک اس پر ڈٹے رہے اور ہزاروں مخالفتوں کے باوجود ذرا بھی لغزش نہیں کھائی۔'' (حیات طیبہ صفحہ 363)

اخبار آریہ پتر لاہور: ''عام طور پر جو اسلام دوسرے مسلمانوں میں پایا جاتا ہے اس کی نسبت مرزا صاحب کے خیالات اسلام کے متعلق زیادہ وسیع اور زیادہ قابل برداشت تھے۔مرزا صاحب کے تعلقات آریہ سماج سے کبھی دوستانہ نہیں ہوئے اور جب ہم آریہ سماج کی گزشتہ تاریخ کو یاد کرتے ہیں تو ان کا وجود ہمارے سینوں میں بڑا جوش پیدا کرتا ہے۔'' (حیات طیبہ صفحہ 363)

برھم پرچارک: ''ہم یہ تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ وہ کیا بلحاظ لیاقت اور کیا بلحاظ اخلاق اور رافت کے ایک بڑے پایہ کے انسان تھے۔'' (تاریخ احمدیت جلد 2 ص 567)

امرتا بازار پترکا کلکتہ: ''وہ فقیرانہ طور پر زندگی بسر کرتے تھے اور سیکڑوں آدمی روزانہ ان کے لنگر سے کھانا کھاتے تھے۔'' (تاریخ احمدیت جلد 2 ص 267)

یہ فہرست بھی کافی لمبی ہے۔سچ تو یہ ہے کہ **سفینہ چاہئے اس بحر بے کراں کیلئے**۔ بائیں سلسلہ حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز کی بصیرت افروز نصیحت ایک دائمی رہنما اصول ہے۔آپ فرماتے ہیں:

''حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ہمسائیگی تو 100 کوس تک بھی ہوتی ہے۔پس آج جبکہ احمدی دنیا کے 185 سے زائد ممالک میں ہیں۔بعض علاقوں میں شاید تھوڑے ہیں یا زیادہ ہیں۔اپنے اردگرد کے 100-100 میل کے علاقے کو بھی اپنی سلامتی کے پیغام سے معطر کردیں تو دنیا کے ایک وسیع حصے میں اسلام کے بارے میں جو غلط فہمیاں ہیں، اس کے خلاف جو پُرتشدّد اور ظلم کرنے والا ہونے کا الزام لگایا جاتا ہے وہ سب داغ دُھل سکتے ہیں۔اگر ہم ایسا نہ کریں تو اس عہد کی کوتاہی کر رہے ہوں گے جو ہم نے اس زمانے کے امام سے باندھا ہے۔'' (خطبہ جمعہ یکم جون 2007ء)

مجھے بیر ہرگز نہیں ہے کسی سے
میں دنیا میں سب کا بھلا چاہتا ہوں
نکالا مجھے جس نے میرے چمن سے
میں اس کا بھی دل سے بھلا چاہتا ہوں

۞۞۞

S.A.Quader
Managing Director
Ph : 230088 (O)
(06784) : 250853 (O)
: 252420 (R)
JMB
JMB RICE MILL (P) Ltd.
Tishal Pur, Rahanja, Bhadrak.

''مَیں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ تم خدا تعالیٰ کے احکام کے پورے پابند ہو جاؤ اور اپنی زندگیوں میں ایسی تبدیلی کرو جو صحابہ کرامؓ نے کی تھی''

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد 4 صفحہ 468، ایڈیشن 2008ء، انڈیا)

مکتوبِ مبارک

سیدنا و امامنا حضرت مرزا مسرور احمد
خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

وَاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطَانًا نَّصِیْرًا
اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا
وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

امام جماعتِ احمدیہ

WTT-28684
24-01-2021

مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی رپورٹ (MAB-04/20-01-2021) موصول ہوئی۔ جزاکم اللہ اللہ تعالیٰ مجلس انصاراللہ بھارت کے تمام عہدیداران کی جملہ نیک مساعی کو شرفِ قبولیت بخشے، انسپکٹران کے دورہ جات کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے اور سفر و حضر میں ہر قسم کی مشکل و پریشانی سے محفوظ رکھے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی مفوضہ فرائض اور ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے، ہمیشہ خلافت احمدیہ سے وابستہ رکھے اور ہر آن آپ سب کا معین و مددگار ہو۔ (آمین)

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

PAPPU:9337336406
LIPU: 9437193658-9778116653
PAPPU LIPU ROAD WAYS
SORO, BALASORE, ODISHA - 756045
ALL INDIA TRUCK SUPPLIER

Taj 9861183707
TAJ METER HOUSE
234. Okilbag, Laxmisagar,Cuttack Road
Bhubaneshwar-751006, Odisha.
We also repair digital meter

اُذۡکُرُوۡا مَحَاسِنَ مَوۡتَاکُمۡ

مکرم مولانا محمد نجیب خان صاحب قائد تبلیغ مجلس انصاراللہ بھارت کا ذکر خیر

اراکین انصاراللہ بھارت کو نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم مولانا محمد نجیب خان صاحب قائد تبلیغ مجلس انصاراللہ بھارت بعمر 54 سال مورخہ 14رفروری 2021ء بروز اتوار نماز فجر سے قبل حرکت قلب بند ہونے سے بقضاء الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

آپ 1966ء میں ضلع ارناکلم صوبہ کیرلہ کے مقام KAKKANAD,VAZHAKKALA میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام مکرم ماسٹر وی اے محمد صاحب مرحوم اور والدہ کا نام مکرمہ نفیسہ صاحبہ ہے۔ آپ کو 2+ کی تعلیم کے دوران جماعت احمدیہ کا تعارف ہوا۔ چند ہفتہ کے مطالعہ اور گفت وشنید کے بعد بیعت کی بھی توفیق ملی۔ بعدۂ آپ کے والدین اور بہن بھائیوں کو بھی بیعت کی توفیق ملی۔ بیعت کے بعد موصوف نے جامعہ احمدیہ قادیان میں داخلہ لیا۔ 1992ء میں جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہوئے۔

آپ کی پہلی تقرری چنڈی گڑھ میں ہوئی، اس کے بعد نئی دہلی، جزائر انڈیمان نکوبار اور صوبہ کیرلہ کے مختلف جماعتوں میں کامیاب مبلغ کے طور پر خدمات کی توفیق ملی۔ 2009ء میں بطور موبائل مربی نظارت دعوت الی اللہ خدمات کی توفیق ملتی رہی۔ اسی دوران 2016ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کو نائب ناظر دعوت الی اللہ جنوبی ہند مقرر فرمایا۔ بعدۂ 2 سال بطور نائب انچارج شعبہ نور الاسلام خدمات کی توفیق پائی۔ اس کے بعد دوبارہ آپ کا تبادلہ بطور نائب ناظر دعوت الی اللہ جنوبی ہند ہوا تھا۔ آپ کی تبلیغی کاوشوں کو سراہتے ہوئے ایک موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ؒ نے اپنے مکتوب گرامی میں آپ کی تصویر حضور کو بھجوانے کا ارشاد فرمایا تھا۔ کتب سلسلہ خصوصاً روحانی خزائن، تفسیر کبیر اور تاریخ احمدیت ہمیشہ آپ کے زیر مطالعہ تھا۔

گزشتہ سال سے قائد تبلیغ مجلس انصاراللہ بھارت کے طور پر بھی خدمت کر رہے تھے۔ حال ہی میں آپ نے پنجاب کے مجالس کا دورہ بھی کیا تھا۔ آپ ہر دل عزیز، نیک صالح، عبادت گزار، کم گو، ملنسار اور کامیاب داعی الی اللہ تھے۔ آپ کو خلافت سے حد درجہ اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔

پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 3 بیٹے اور والدہ، تین بھائی اور ایک بہن ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت و رحم کا سلوک فرمائے۔ اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(ادارہ)

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے
اس سے ہمیں مخالفین کے اعتراضوں کے جواب بھی ملیں گے
اور قرآن کریم کے علوم کی بھی معرفت ہمیں حاصل ہوگی" (الفضل انٹرنیشنل 2 تا 8 جولائی 2004)

{ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز}

* * * پروپرائٹر حمید احمد غوری * * *

فرید انجینئرنگ ورکس اینڈ رولنگ شٹر حیدر آباد، تلنگانہ

اخبارِ مجالس

پکنک وتربیتی اجلاس مجلس انصاراللہ شموگہ:

الحمدللہ مجلس انصاراللہ کے لائحہ عمل کے تحت مجلس انصاراللہ شموگہ کرناٹک کی جانب سے مؤرخہ 21-02-2021 بروز اتوار ایک تفریحی پروگرام "پکنک" کا انعقاد ہوا۔

صبح ٹھیک 10 بجے مسجد احمدیہ شموگہ سے قافلہ کی شکل میں دعا کے ساتھ انصار واطفال پکنک کیلئے مکرم سید عزیز احمد صاحب مرحوم کے باغیچہ کو روانہ ہوئے۔ وہاں پہنچنے کے بعد سٹیج تیار کیا گیا اور ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ پروگرام مجلس انصاراللہ بھارت سے پہلے ہی موصول ہو چکا تھا اس کے تحت یہ پروگرام مکرم میر انصاراللہ صاحب ناظم مجلس انصاراللہ ضلع شموگہ وچترڈرگہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

مکرم عبدالرشید سہیل صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔ مکرم میر انصاراللہ صاحب ناظم مجلس انصاراللہ نے عہد مجلس انصاراللہ دہرایا۔ بعدۂ مکرم سید الیاس احمد عفان صاحب نے متن پیشگوئی مصلح موعودؓ پڑھکر سنایا۔ اس کے بعد مکرم میر موسیٰ حسین صاحب صدر جماعت احمدیہ شیموگہ نے نظم پڑھ کر سنائی۔ پھر مکرم عبدالعلیم صاحب نے حدیث پیش کی۔ بعدۂ مکرم سید بشیرالدین محمود احمد صاحب نے ملفوظات حضرت مسیح موعودعلیہ السلام پڑھ کر سنایا۔ ازاں بعد مکرم میر اعظم زکریا صاحب نائب زعیم صف دوم نے ارشاد حضور انور پڑھ کر سنایا۔ پھر مکرم شعیب احمد برہان صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعدۂ خاکسار محمد عبدالغنی اشرف زعیم مجلس انصاراللہ شموگہ نے پہلی تقریر کی۔ دوسری تقریر مکرم مولوی عادل امین صاحب مبلغ سلسلہ شیموگہ نے کی۔ بعدۂ مکرم ادیب احمد صاحب نے ایک پنجابی نظم پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد صدارتی خطاب ودعا کے ساتھ تربیتی اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ پروگرام کے مطابق تمام شاملین کیلئے تواضع کا انتظام کیا گیا تھا۔

نماز ظہر وعصر جمع کرنے کے بعد دوپہر کے کھانے کا اہتمام کیا گیا۔ ظہرانہ کے بعد انصار کیلئے نہایت دلچسپ کھیلوں کے پروگرامس ہوئے ہیں۔ جس میں غبارہ پھوڑنا، میوزیکل چیئر، اینٹ کو صرف دو انگلیوں میں اُٹھانا، پیغام رسانی، رسہ کشی، کرکٹ وغیرہ کے پروگرام ہوئے۔ ان تمام پروگراموں میں حصہ لیکر تمام انصار بزرگان وشاملین بہت لطف اندوز ہوئے۔ آپسی محبت واخوت میں اضافہ ہوا۔ الحمدللہ

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے کھیلوں کے بعد اجتماعی دعا کے ساتھ پکنک اختتام کو پہنچا۔ اس پروگرام میں شاملین کی تعداد تقریباً 60 رہی ہے۔ اُس سے قبل مؤرخہ 20 فروری 2021ء کو بھی جلسہ یوم مصلح موعودؓ کے انعقاد میں اراکین انصاراللہ کو حصہ لینے کی توفیق ملی تھی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری کاوشوں میں برکت ڈالے اور ہمیں احسن رنگ میں خدمت دین بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(محمد عبدالغنی اشرف، زعیم مجلس انصاراللہ شموگہ)

تربیتی اجلاس مونڈیہ، آسام:

مؤرخہ 29 جنوری 2021ء کو حسب ہدایت محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ بھارت نماز باجماعت سے متعلق مونڈیہ ضلع بارپیٹا صوبہ آسام میں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں کل پندرہ

JOTI SAW MILL (P) Ltd. BHADRAK (ODISHA)

JSM

S.A. Quader (Managing Director)

c/o Abdul Qadeer Khan

تکبّر بہت خطرناک بیماری ہے جس انسان میں یہ پیدا ہوجاوے اسکے لئے رُوحانی موت ہے (ملفوظات جلد 4 صفحہ 437)

انصار شامل ہوئے۔سب سے پہلے مکرم دلبر حسین صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے اجلاس کا آغاز ہوا۔ بعدۂ خاکسار ناظم ضلع نے عہد مجلس انصاراللہ دہرایا۔ازاں بعد مکرم شکور عالم صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھ کر سنائی۔اس کے بعد مکرم الماس علی صاحب نے حدیث پڑھ کر سنائی جبکہ اس کے بعد مکرم ضمیر علی صاحب نے ملفوظات پیش کیا۔ بعدازاں مکرم عبدالحئی صاحب نے ارشاد حضور انور پیش کیا جبکہ مکرم شکور عالم صاحب نے اپنی تقریر میں باجماعت نماز کی اہمیت بیان کی۔ اختتامی خطاب خاکسار ناظم انصاراللہ کرنے کے بعد مکرم مبلغ انچارج صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔جس سے اجلاس بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔یہ اجلاس بعد نماز جمعہ منعقد ہوا تھا۔الحمدللہ۔

(سفر علی،ناظم انصاراللہ ضلع بارپیٹا،آسام)

تربیتی اجلاس دھیری رلیوٹ،جموں:

مورخہ 29 جنوری 2021ء کو حسب ہدایت محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ بھارت نماز باجماعت سے متعلق ایک تربیتی اجلاس دھیری رلیوٹ جموں میں زیر صدارت مکرم محمد اعظم صاحب منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا۔جو کہ مکرم مولانا مبشر احمد ندیم صاحب نے کی۔بعدۂ مکرم ماسٹر محمد اشرف صاحب نے عہد مجلس انصار اللہ دہرایا۔اس کے بعد مکرم نثار احمد صاحب ساجد نے ملفوظات پیش کیا۔جبکہ مکرم ماسٹر مقصود احمد صاحب نے نماز باجماعت کی اہمیت کے حوالہ سے تقریر کی۔آخر پر صدر اجلاس نے قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں نماز کی فرضیت کے عنوان پر صدارتی خطاب کرنے کے بعد اجتماعی دعا کروائی۔جس سے اجلاس اختتام کو پہنچا۔اس اجلاس میں چالیس افراد شریک ہوئے۔نماز کی فرضیت اور اہمیت کے بارے میں اس طرح بار بار توجہ دلانے سے انصار میں بیداری پیدا ہوئی ہے۔الحمدللہ۔

(محمود احمد بھٹی،زعیم مجلس انصاراللہ دھیری رلیوٹ)

تربیتی اجلاس جمشید پور، جھارکھنڈ:

مورخہ 07 فروری 2021ء کو حسب ہدایت محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ بھارت نماز باجماعت سے متعلق ایک تربیتی اجلاس جمشید پور میں زیر صدارت مکرم نیک محمد صاحب ناظم جھارکھنڈ منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا۔جو کہ خاکسار جمال احمد زعیم مجلس انصاراللہ نے کی۔بعدۂ مکرم نیک محمد صاحب ناظم جھارکھنڈ نے عہد مجلس انصاراللہ دہرایا۔اس کے بعد مکرم طارق احمد صاحب نے نظم پڑھ کر سنائی۔پھر مکرم سید جاوید احمد انور صاحب نے حدیث پیش کیا۔جبکہ مکرم سید مظہر الحق صاحب نے ملفوظات پیش کیا۔پھر مکرم سید جاوید احمد انور صاحب نے ارشاد حضور انور پڑھ کر سنایا۔پھر ایک نظم مکرم سید مظہر الحق صاحب نے خوش الحانی سے پیش کیا۔آخر پر صدر اجلاس مکرم نیک محمد صاحب ناظم جھارکھنڈ نے نماز باجماعت کی اہمیت کے حوالہ سے تقریر کرنے کے بعد اجتماعی دعا کروائی۔جس سے اجلاس اختتام کو پہنچا۔الحمدللہ۔(جمال احمد،زعیم مجلس انصاراللہ جمشید پور)

مساعی مجلس انصاراللہ وشاکھاپٹنم:

(1) مورخہ 24 جنوری 2021ء کو وشاکھاپٹنم میں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔تلاوت قرآن کریم مکرم ساجد احمد صاحب نے کی۔بعدۂ مکرم چاند صاحب نے نظم پڑھ کر سنائی۔پہلی تقریر خاکسار نے بعنوان ''ہستی باری تعالیٰ قبولیت دعا کے آئینہ میں'' کی۔جبکہ مکرم نصیر احمد خان

UDUPI THE VEG
Coorg's Prominent Vegetarian Restaurant
Al Wesal Tower, Kohinoor Road, Madikeri,
Coorg (Kodagu), Karnataka, India
Phone:+91-8277526644,+91-8272220144
www.udipitheveg.in

UDUPI THE VEG
HOTEL HILL VIEW
Your Residence of Coorg
Hill Road, Madikeri, Kodagu,
KARNATAKA, INDIA
Ph:08272 223808, 9901490865

صاحب نے تعارفی تقریر کی۔ آخر پر صدر اجلاس نے اجتماعی دعا کروائی۔ جس سے اجلاس اختتام کو پہنچا۔ کل (25) ممبران شامل ہوئے۔ الحمدللہ۔

(2) مورخہ 31 جنوری 2021ء کو وشاکھا پٹنم (آندھرا پردیش) نماز باجماعت کے متعلق ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم عزیزم مظفر احمد صاحب نے کی۔ بعدہٗ عزیزہ ریشمہ نے نظم پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ خاکسار نے بعنوان نماز باجماعت کی اہمیت تقریر کی۔ بعدازاں سوال وجواب کا سلسلہ جاری رہا۔ حاضرین کے سوالات کے جوابات بھی دیئے گئے۔ اجتماعی دعا کے ساتھ اجلاس اختتام کو پہنچا۔ کل (20) ممبران شامل ہوئے۔ الحمدللہ۔

(3) الحمدللہ کہ مورخہ 7 فروری 2021ء کو مجلس انصاراللہ وشاکھا پٹنم کی طرف سے ایک تبلیغی پروگرام منایا گیا ہے۔ پچاس سے زائد لوگوں تک پیغام حق پہنچایا گیا ہے۔ مکرم شیخ درگاہ صاحب صدر جماعت بھی ہماری حوصلہ افزائی کیلئے اس پروگرام میں شامل ہوئے۔ نیز انصار کے ساتھ خدام واطفال بھی حاضر ہوئے۔ مختلف عوامی مقامات پر جا کر لیف لیٹس تقسیم کئے گئے۔ جماعت کا تعارف زبانی کروایا گیا۔

(نورالحق مبلغ سلسلہ وشاکھا پٹنم، آندھرا پردیش)

تربیتی اجلاس کرونا گاپلی، کیرالہ:

مورخہ 17 جنوری 2021ء کو احمدیہ مسجد کرونا گاپلی میں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں نماز باجماعت کی اہمیت کے حوالہ سے تقاریر کی گئیں۔ مورخہ 26 جنوری 2021ء کو مسجد میں وقارِ عمل کیا گیا۔ جس میں انصار نے بھرپور حصہ لیا۔ الحمدللہ

(عبدالرحمٰن کے، زعیم مجلس انصاراللہ کرونا گاپلی)

تربیتی پروگرام کاھی بادی شجاالبارہ۔آسام:

مورخہ 3 مارچ 2021ء کو نماز باجماعت سے متعلق مجلس انصاراللہ کاہی بادی (ضلع بنگائی گاؤں، صوبہ آسام) میں ایک تربیتی پروگرام منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم مکرم نور محمد صاحب نے کی۔ خاکسار نے عہد انصاراللہ دہرایا۔ نظم کے بعد مکرم بابوالحسین صاحب نے پہلی تقریر کی۔ جبکہ مکرم حنیف الدین صاحب نے حدیث پیش کی۔ دوسری تقریر مکرم باسط علی صاحب نے کی۔ بعدہٗ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ پروگرام اختتام کو پہنچا۔ اس پروگرام میں کل (9) انصار حاضر ہوئے جبکہ دیگر خدام اور اطفال بھی اس میں شریک ہوئے۔ الحمدللہ۔

(حسام الدین، زعیم مجلس انصاراللہ کاہی بادی شجاالبارہ)

Ph:09419049823 Ph:09622584733

"میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبّر سے بچو کیونکہ تکبّر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے...... ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبّر ہے۔" (نزول المسیح صفحہ ۴۰۲)

اِرشَاد حَضرَتْ مَسِیْح مَوعُود عَلَیْہِ الصّلوٰۃ والسّلام

طالبِ دُعا:: DAR FRUIT COMPANY KULGAM

Shop 73 Fad 40B Fruit Market Kulgam P.O. ASNOOR 192233

Phone No. off. 01931-212789 - 09622584733 - Res. 07298119979